حسبنا الله ونعم الوكيل
الدرس الكافی
ترجمہ اردو
متن الکافی
ضبط وتحریر: مولانا محمد ظفر صاحب
ازافادات: مولانا مفتی احمد علی صاحب
نظرثانی ومقدمہ: ابن سرور محمد اویس
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر-غزنی سٹریٹ
اردو بازار-لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدرس الکافی

ترجمہ اردو

متن الکافی

ضبط و تحریر: مولانا محمد ظفر صاحب
ازافادات : مولانا مفتی احمد علی صاحب
نظر ثانی و مقدمہ: ابن سرور محمد اویس

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

نام کتاب .... الدرس الکافی
از افادات .... مولانا مفتی احمد علی صاحب
نظر ثانی ومقدمہ .... ابن سرور محمد اویس
ضبط وتحریر .... مولانا محمد ظفر صاحب
طابع .... حاجی مقبول الرحمن
ناشر .... مکتبہ رحمانیہ
مطبع .... لعل سٹار
قیمت .... /- روپے

ملنے کے پتے

⇦ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
⇦ مکتبۃ العلم نمبر ۱۸ اُردو بازار لاہور
⇦ خزینہ علم وادب الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور
⇦ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

الدرس الکافی

فہرست مضامین

تقریظ

(حضرت مولانا مفتی احمد علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

احقر نے اس کتاب کے بعض مواقع کو دیکھا' ماشاء اللہ عزیزم محمد ظفر سلمہ نے بڑی محنت سے ان دروس کو جمع کیا' احقر کی رائے کے مطابق اگر ان دروس کی اسی ترتیب سے اساتذہ کرام طلباء کو پڑھائیں تو ان شاء اللہ طلباء اس فن میں ماہر بن جائیں گے' یہ فن ایسا فن ہے کہ اس دور میں اکثر علماء اس سے ناواقف ہیں' اس لئے اس فن کو طلباء میں شوق کے ساتھ رائج کرنے کی ضرورت ہے' اکثر علماء کو اشعار کہنے کا شوق ہوتا ہے مگر بیچارے اس علم سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے فحش قسم کی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ ماشاء اللہ اس فن کے اندر احقر کی نظر میں موجودہ زمانہ میں لاہور کے علماء میں سے جنہیں مہارت تامہ حاصل ہے ان میں سرفہرست احقر کے استاد حضرت مولانا یعقوب صاحب اور احقر کے استاد مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب جن سے احقر نے اس فن میں خوب استفادہ کیا ہے اور نوجوان اساتذہ میں مفتی محمد زکریا اس فن میں ماہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزم محمد ظفر کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور احقر کے تلامذہ میں سے جس پر احقر فخر بصورت شکر کرسکتا ہے اور جس پر احقر کو سو فیصد اعتماد ہے وہ ابن سرور محمد اویس ہیں' جنھوں نے بڑی محنت سے اس کتاب کو لفظ بلفظ پڑھا' اور اس کا مقدمہ لکھا' حق تعالیٰ ان کی کاوش کو بھی قبول فرمائے۔ آمین

فقیر احمد علی غفرلہ

خادم جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

مُقَدِّمَہ

علم عروض کی تعریف:

هو علمٌ بأُصولٍ يُعرف بها صحيحُ أَوزانِ الشعرِ و فاسدُها وَمَا يعتر بها من الزِّحَافَاتِ وَالْعِلَل.

’’علم عروض ایسے اصولوں کے جان لینے کا نام ہے، جن کے ذریعہ شعر کے صحیح اور خراب اوزان کی پہچان کی جا سکے، اور اس میں ہونے والے زحافات وعلل کی معرفت حاصل کی جا سکے‘‘۔

موضوع:

الشِّعْرُ العربيُّ من حيثُ هو موزونٌ بأوزانٍ مخصوصةٍ.

’’علم عروض کا موضوع عربی اشعار ہیں اس حیثیت سے کہ ان کو مخصوص اوزان کے ساتھ موزوں کیا جائے‘‘۔

فائدہ: علم عروض صرف عربی اشعار کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اردو اور فارسی شاعری میں بھی اس علم کے ذریعہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

غرض وغایت:

تمييزُ الشِّعْرِ عَنْ غيرِهٖ.

’’شعر اور غیر شعر میں فرق کرنا اس علم کی غرض وغایت ہے‘‘۔

وجہ تسمیہ:

اس علم کو ’’عروض‘‘ کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں سات اقوال ہیں:

❶ عروض کا معنی ہے ’’مَا يُعْرَض عليه الشئُ‘‘، جس پر کوئی چیز پیش کی جائے

چونکہ اس علم پر اشعار کو پیش کیا جاتا ہے جو اس کے موافق ہو وہ صحیح ہے اور جو مخالف ہو وہ خراب ہے۔

2. یہ علم امام خلیلؒ کو ''مکہ'' میں الہام ہوا تھا اور مکہ کا ایک نام ''عروض'' بھی ہے اس لئے بھی اس فن کو علم عروض کہا جاتا ہے۔

3. عَرَضَ بمعنی ظَهَرَ یعنی ''ظاہر ہونا'' چونکہ اس علم میں صحیح وزن والا شعر، خراب وزن والے شعر کے مقابلہ میں ظاہر ہو جاتا ہے اس لئے اسے علم عروض کہا جاتا ہے۔

4. عروض کا ایک معنی ہے ''گوشہ، کنارہ، جانب''۔ چونکہ اس علم کی حیثیت علوم میں ایک کنارہ میں ہوتی ہے۔

5. عروض کا معنی ہے ''مشکل، دشوار''۔ اس علم کی پیچیدگیوں اور دشواریوں کی وجہ سے بھی اسے علم عروض کہا جاتا ہے۔

6. عروض کا ایک معنی ہے ''بادل''۔ چونکہ یہ علم بھی بادل کی طرح نفع رساں ہوتا ہے اس لئے اسے ''علم عروض'' کہا جاتا ہے۔

7. شیخ موسیٰ روحانی بازیؒ نے ''الریاض الناظرۃ'' حاشیہ ''محیط الدائرۃ'' میں اس نام میں تین باتوں کا خیال کیا:

① عروض مکہ کا نام ہے۔

② مدینہ کا ایک نام بھی عروض ہے۔

③ عروض کا معنی ہے جس پر کوئی چیز پیش کی جائے۔ لہٰذا ان تین امور کی رعایت کرتے ہوئے اس علم کا نام ''علم عروض'' رکھا۔

❀ ❀ ❀

امام خلیلؒ کے حالات

جامع المعقول والمنقول حضرت شیخ موسیٰ روحانی بازیؒ امام خلیلؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

کان الخلیل اٰیۃ من الاٰیات بلا فریۃ و نادرۃ من نوادر الدھر بلا مریۃ، داھیۃ من الدواھی و باقعۃ من البواقع کم من عوارف ھو ابن بجدتھا و کم من فنون ھو ابو عذرتھا امام عبقری جمع اللّٰہ لہٗ من شمل الفضائل والفواضل ما تکل الألسنۃ عن تفصیلہ و تتلعثم عن بیانہ نال من شتی الفنون ثریاھا و سامی فی علوم الادب واللغۃ مکانۃ الجوزاء فاضحی لکل علم و فن غذیقۃ المرجب و جذیلۃ المحکک لا یشق غبارہ ولا یساھم نسیج وحدہٖ لا یساجل ولا یزاھم کان امۃ وحدہ بلاریب۔

''امام خلیلؒ زمانہ کی ایک یکتا ترین ہستی تھے' وہ بہت سے علوم کے ماہر اور کئی فنون کے موجد تھے' وہ ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے' اللہ تعالیٰ نے ان میں ایسے فضائل کمالات کو جمع کیا جن کو زبانیں بیان کرنے سے قاصر ہیں' وہ بہت سے علوم و معارف میں بلندی کے اعتبار سے ثریا ستارے سے سبقت لے جانے والے تھے' اور علم و ادب کی رفعتوں میں جوزاء سے مقابلہ کرنے والے تھے' اور ان کو تمام فنون میں ملکہ راسخہ اور دسترس حاصل تھی' ان کے فضائل کو بیان کرنا اور ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے وہ اکیلے پوری جماعت علماء پر بھاری ہیں''۔

علامہ سیوطی "بغیة الوعاۃ" (جلد اصفحہ ۵۵۸) میں ان کے متعلق لکھتے ہیں:

وَکَانَ اٰیۃً فِی الذکاء، وکان الناس یقولون لم یکن فی العربیة بعد الصحابة ازکی منه، وکان یحج سنة ویغزو سنة.

''وہ ذہانت اور ذکاوت کا ایک نمونہ تھے' لوگ ان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ صحابہ کرامؓ کے بعد عربی زبان میں ان سے زیادہ ماہر کوئی پیدا نہیں ہوا' وہ ایک سال حج کرتے اور ایک سال جہاد''۔

امام خلیلؒ نحو ولغت کے امام اور علم عروض کے موجد ہیں' ان کے والد کا نام ''احمد'' ہے۔ ابن خلکان نے مرزبانی کے حوالہ سے ''وفیات الاعیان'' (جلد ۲ صفحہ ۲۴۸) میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے پہلے وہ شخص جن کا نام ''احمد'' رکھا گیا ان کے والد صاحب تھے۔

ابا جی پاگل ہو گئے!

علامہ ابن خلکان کی ''وفیات الاعیان'' (جلد ۲ صفحہ ۲۴۷) میں ان کے بارے میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ خلیل بن احمد علم عروض کے اوزان کے مطابق اشعار کی تقطیع کر رہے تھے' کہ اچانک ان کے بیٹے گھر میں داخل ہوئے اور والد صاحب کو عجیب وغریب قسم کے الفاظ کا ورد کرتے دیکھا تو شور مچا دیا: ''ابا جی پاگل ہو گئے!'' لوگ دوڑے ہوئے ان کے گھر آئے۔ دیکھا کہ خلیل تو صحیح الحواس ہیں' لوگوں نے کہا کہ آپ کے بیٹے نے تو آپ کے پاگل ہونے کا اعلان کر دیا ہے' اس موقع پر خلیل بن احمد نے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے یہ دو شعر پڑھے: ؎

لَوْکُنْتَ تعلم ما اقول عذرتنی

أوکنت تعلم ما تقول عذلتُکَا

لکن جھلت مقالتی فعذلتنی

وعلمت أنك جاهلٌ فعذرتُكا

''جو کچھ میں کہہ رہا تھا اگر آپ کو اس کا علم ہوتا تو مجھے معذور سمجھتے یا اگر آپ اپنی بات خود سمجھتے تو میں آپ کو ملامت کرتا' لیکن چونکہ آپ میری بات سے ناواقف ہیں اس لئے مجھے ملامت کر رہے ہیں اور مجھے بھی معلوم ہے کہ آپ ناواقف ہیں اس لئے میں آپ کو معذور قرار دیتا ہوں''۔

پیکر علم و دانش:

ایک مرتبہ عبداللہ بن المقفع ان کے پاس آئے اور دونوں پوری رات علمی گفتگو کرتے رہے' صبح لوگوں نے خلیل سے عبداللہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ''ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ ہے''۔ پھر عبداللہ سے خلیل کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: ''ان کی عقل ان کے علم سے زیادہ ہے''۔

(وفیات الاعیان جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

آخری عمر میں ارادہ کیا کہ حساب کی کوئی ایسی نوع ایجاد کی جائے جسے سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے' لہٰذا اپنے معمول کے مطابق جب اس نوع کی ایجاد کی فکر میں لگے تو اس کی دھن میں ایسے مگن ہوئے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئے۔ اسی عالم انہماک میں مسجد میں گئے اور ستون سے جا ٹکرائے اور انتقال فرمایا۔ (وفیات الاعیان جلد ۲ صفحہ ۲۴۹ والاعلام للزرکلی جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)

امام خلیلؒ تو دنیا سے چلے گئے لیکن دنیا کو زبان حال سے یہ پیغام دے گئے:

جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے

مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

شعر کی تعریف:

الشعر کلامٌ یقصد بِهِ الوزن والتقفیة.

''شعر وہ کلام ہے' جس میں وزن اور قافیہ کا قصد کیا جائے''۔

قیودات کے فوائد:

1. **کلامٌ** کی قید سے وہ کلمات موزونہ خارج ہو گئے جو مہمل اور بے معنی ہیں۔
2. **یقصد بہ الوزن** سے وہ کلام نکل گیا جس کا وزن اتفاقی ہو اور اس میں وزن کا قصد نہ کیا گیا ہو' جیسے قرآن مجید کی بعض آیات' مثلاً **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا.** یہ مجزوء الرمل سے ہے۔ اور **یُرِیْدُ أَنْ یُخْرِجَکُمْ مِن أَرْضِکُمْ بِسِحْرِہٖ.** ثانی مجزوء الرجز سے ہے' اسی طرح **وَ أُمْلِیْ لَھُم إِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ.** اور **وَ إِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِھِنَّ.** بحر متقارب سے ہیں۔
3. **التقفیه** کی قید سے کلام موزون غیر مقفیٰ نکل گیا۔

شعر اور بیت میں فرق:

شعر اور بیت میں مختلف اعتبار سے فرق ہے' جن میں سے کچھ لفظی ہیں اور کچھ معنوی۔

① شعر کا اطلاق بہت سے ابیات اور لمبے قصیدے پر ہو سکتا ہے' جبکہ بیت کا اطلاق صرف ایک پر ہوتا ہے۔

② مصارع اور قوافی جو کہ جمع ہیں مصرع اور قافیہ کی' ان کی نسبت احکام متفرقہ میں شعر کی طرف ہوتی ہے نہ کہ بیت کی طرف۔

③ شعر کا اطلاق شعر کہنے پر ہوتا ہے اور اس سے ایک بیت بھی مراد لے سکتے ہیں اور کبھی اس سے شعری قوت اور شاعرانہ طبیعت بھی مراد لی جاتی ہے'

جبکہ بیت میں ایسا نہیں ہوتا۔

④ لفظ بیت میں اصل یہ ہے کہ وہ موقع محل کے اعتبار سے تثنیہ جمع ہو جاتا ہے، بخلاف لفظ شعر کے کہ اس میں اصل واحد ہے لیکن وہ کبھی کبھی تثنیہ ہو جاتا ہے۔(**ان شئت الاطناب والتفصیل فطالع "العیون الناظرة" للشیخ موسیٰؒ**)

علم عروض میں لکھی گئی کتابیں:

① کتاب العروض (خلیل ابن احمدؒ)۔ ② کتاب الاخفش (امام اخفشؒ)۔ ③ مختصر ابن حاجب (امام ابن حاجبؒ)۔ ④ الارشاد۔ ⑤ وشاح۔ ⑥ کتاب القوافی (امام سیبویہؒ)۔ ⑦ العروض و القوافی (محمد بن احمد عمیدیؒ)۔ ⑧ شرح قصیدہ ابن حاجب (محمد بن سالم مازنی)۔ ⑨ بحر الفصاحۃ (عبدالغنی رامپوریؒ)۔ ⑩ معیار البلاغۃ (منشی دبی پرشاد)۔ ⑪ میزان العروض (شوخ لاہوری)۔ ⑫ حدائق البلاغۃ (میر شمس الدین)۔ ⑬ غایۃ العروضیین۔ ⑭ رسالۃ العروض (محمد بن عیش عروضیؒ)۔ ⑮ القسطاس (علامہ زمخشریؒ)۔ ⑯ مطلع خورشید۔ ⑰ شجرۃ العروض۔ ⑱ حدائق النجم: **وغیر ذلك من الكتب ان شئت تفصیلها فطالع "العیون الناظرة" للشیخ موسیٰ الروحانی البازی رحمه الله تعالیٰ۔**

اردو فارسی تقطیع کے قواعد:

❶ بعض مرتبہ فارسی اور اردو اشعار میں تین متحرک جمع ہو جاتے ہیں اس موقع پر درمیان والے متحرک کو تقطیع میں ساکن شمار کرنا جائز ہے مگر اشتباہ کے وقت ایسا نہ کیا جائے گا۔ بخلاف عربی کے کہ اس میں متحرک کو ساکن نہیں کر سکتے۔(بحر الفصاحۃ ،معیار الاشعار)

2. وہ ھاء جو **مخلوطۃ التلفظ** ہو، تقطیع میں گر جاتی ہے، جیسے **گھر، تجھ اور مجھ** کی ھاء۔ لہٰذا ان میں سے ہر ایک کو دو حرف شمار نہ کیا جائے گا **جیسے** ؎

پیمانہ ہے ہاتھ میں ساقی کے نہیں تھا

خورشید کو پنجے میں لیے ماہِ مبیں تھا

3. خود، خوش، خورشید جیسے الفاظ میں حرف واؤ کو تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔

4. گلگون، جہان، باندھا جیسے الفاظ میں جب نون کو مخفف پڑھا جائے تو اس نون کو تقطیع میں شمار نہ کیا جائے گا۔ جیسے ؎

غضب ہے سرو باندھا اس پری کے قد گلگوں کو

یہ کس شاعر نے ناموزوں کیا مصراعِ موزوں کو

اسی طرح نون غنہ جیسے ''میں، ہیں'' اور نون جمع جیسے ''بھائیوں، جوانوں'' کو بھی تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔

نون کے مذکورہ قواعد جو بیان کئے گئے یہ اس صورت میں ہیں جب نون مذکورہ مصرع کے درمیان میں واقع ہو اگر یہ درمیان میں نہ ہو تو پھر اس میں اختیار ہے باقی رکھیں یا گرادیں۔

فائدہ : مرزا قتیل نے ''دریائے لطافت'' میں لکھا ہے ''نون غنہ کو تقطیع میں حذف کرنا اہل عروض کے نزدیک ہے جبکہ اہل قوافی اس کا بطور حرف ساکن ہونے کے اعتبار کرتے ہیں''۔

5. جب حشو میں دو حرف ساکن آئیں اور ان میں سے ایک نون نہ ہو جیسے تلاش، معاش، چشم وغیرہ۔ تو اس صورت میں دوسرے ساکن کو تقطیع میں متحرک شمار کیا جائے گا۔ اور یہ حکم عروض اور ضرب کے علاوہ کے لئے ہے، جیسے ؎

پاس رہنے کا بھلا ہم سے بروں کا کیا کام

اب تو غیروں کو سمجھتے ہیں وہ اچھا دل میں

6. جب کسی فارسی یا اردو شعر میں تین ساکن پے در پے جمع ہو جائیں تو حشو میں پہلے کو اس کی حالت پر باقی رکھیں گے اور دوسرے کو تقطیع میں حکماً متحرک کر دیں گے اور تیسرے کو گرا دیں گے۔ جیسے غالب کے شعر میں ''دوست'' کا لفظ ؎

دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا

اس میں سین کو متحرک شمار کیا گیا ہے اور وزن یوں ہوگا: **دوس غمخا فاعلاتن**
جبکہ عروض اور ضرب میں تیسرے کو گرا دیں گے اور پہلے اور دوسرے کو اس کی حالت پر باقی رکھیں گے جیسے ؎

جب تو ہی نہیں تو پھر کہاں زیست؟

زیست میں تاء کو گرا دیں گے اور یاء اور سین کو سکون کی حالت پر باقی رکھیں گے۔

7. ''کیوں' کیا' نیولا' کیاری'' اور اسی طرح ''پیارا' خیال' تیری' کی'' وغیرہ الفاظ میں یاء کو گرا دیا جائے گا اور اسی طرح ''کا'' اور ''دیکھا'' وغیرہ کے الف کو بھی گرا دیا جائے گا۔ جیسے ؎

یہ دل گرد الفت کا اک کارواں ہے

8. غنچہ' لالہ' یہ' وہ' شہ وغیرہ کی ہاء مخفیہ کو تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔
9. جو' ہو' کو' تو کی واؤ کو تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔
10. اردو اور فارسی کی حرکت اضافت کو تقطیع میں شمار کیا جاتا' جیسے ''مَنِ شَیدا'' کا وزن **مفاعیلن** اور یہ شعر ؎

دیکھا نہیں ہے مار کو طاؤس مارتے
گیسو پڑا پیچھے دلِ داغدار کے

فائدہ عظیمہ:

اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ اس فن کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے یا نہیں۔

امام شعبیؒ اور امام زہریؒ نے اشعار کی کتابوں کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے سے منع کیا۔

سعید بن مسیبؒ نے اس کو جائز قرار دیا۔

یہ حکم ان دونوں حضرات کے نزدیک علم عروض کی کتابوں کا بھی ہے۔

ابن سرور محمد اویس

۱۷ جون ۲۰۰۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الدرس الاوّل

چونکہ کسی بھی کتاب کو شروع کرنے سے پہلے اس کتاب میں بیان ہونے والے علم کی تعریف، موضوع اور غرض وغیرہ کا جاننا ضروری ہوتا ہے اس لئے یہاں بھی ان چیزوں کو بیان کیا جائے گا۔

علم عروض کی تعریف:

علم عروض وہ علم ہے جس میں اشعار کے اوزان اور ان میں ہونے والے تصرفات کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

علم عروض کا موضوع:

الاشعار العربیۃ من حیث الوزن
''عربی اشعار وزن کی حیثیت سے''۔

علم عروض کی غرض:

شعر اور غیر شعر میں تمیز۔

علم عروض کی وجہ تسمیہ:

مکہ مکرمہ کا ایک نام ''عروض'' ہے چونکہ مصنف کو یہ علم اسی مقام پر القاء ہوا تھا اس لئے اس علم کا نام بھی عروض رکھ دیا گیا' یا یہ وجہ ہے کہ عروض کا معنی ہے ''پیمانہ'' چونکہ اس علم میں بھی اشعار کے اوزان کو تولا اور ماپا جاتا ہے اس لئے اس علم کا نام بھی عروض رکھ دیا گیا۔

علم عروض کا موجد

علم عروض کا موجد خلیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

واقعہ ایجاد علم عروض:

خلیل بن احمد ایک مرتبہ حج کے لئے مکہ مکرمہ گئے' دوران حج یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے ایسا علم عطا فرما جو تو نے مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہ کیا ہو۔ چنانچہ جب یہ واپس آئے تو انہوں نے ایک دھوبی کو کپڑے دھوتے ہوئے دیکھا' اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب دھوبی کپڑے دھوتا ہے تو اس سے ایک خاص قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے' اس آواز کے اتار چڑھاؤ سے خلیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فن ایجاد کیا جس کو ''علم العروض'' کہتے ہیں۔

اس فن میں پچاس (۵۰) سے زائد کتابیں لکھی گئی ہیں' جن میں سے ایک یہ کتاب ''متن الکافی'' بھی ہے۔ (مزید تشریح کے لئے دیکھئے الریاض الناظرۃ علی محیط الدائرۃ مؤلفہ الشیخ محمد موسیٰ الروحانی البازیؒ)

متن الکافی کے مصنف

متن الکافی کے مصنف کا نام ''احمد بن عباد بن شعیب القناء'' ہے۔

الدرس الثانی

علم عروض کے شروع میں ''بسم اللہ'' پڑھنے کے بارے میں دو قول ہیں:

قول اوّل: علم عروض کے شروع میں ''بسم اللہ'' پڑھنا درست نہیں ہے۔ اسی لئے مصنفؒ نے بھی اپنی کتاب کی ابتداء ''بسم اللہ'' سے نہیں کی۔

قول ثانی: علم عروض میں زیر بحث اشعار حسنہ کی ابتداء میں ''بسم اللہ'' پڑھ سکتے

ہیں جیسے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر ؎

وَ اَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَقَطُّ عَینِی
وَ اَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقتَ مُبَرَّأً مِن کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

اَلْکَافِیْ: فِیْ عِلْمَیِ الْعُرُوْضِ وَالْقَوَا فِیْ
لِاَحْمَدَبْنِ عُبَادِ بْنِ شُعَیْبِ الْقِنَاءِ

الدرس الثالث

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی الْاِنْعَامِ ، وَالشُّکْرُ لَهٗ عَلَی الْاِلْهَامِ ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ ، وَعَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ السَّادَةِ الْاَعْلَامِ.

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کے انعامات پر اور تمام اقسام کا شکر اسی کے لئے ہے الہام پر' اور رحمت کاملہ اور سلامتی نازل ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق میں سب سے بہترین ہیں' اور ان کی آل و اصحاب پر جو بزرگی کے پہاڑ ہیں''۔

التوضیح

ویسے تو ہر کتاب کی ابتداء میں الفاظ متعلقہ بالخطبہ سے بحث کی جاتی ہے تاہم یہاں بھی اختصاراً کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

حمد کی تعریف:

حمد باب سمع یسمع کا مصدر بمعنی تعریف کے مستعمل ہوتا ہے۔

جبکہ اصطلاح میں حمد کہتے ہیں۔

هُوَ الثَّنَآءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِيِّ نِعْمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَهَا.

''زبان سے کسی اختیاری خوبی پر تعریف کرنا خواہ نعمت کے مقابلے میں ہو یا غیر نعمت کے مقابلے میں (نعمت ہو یا نہ ہو)''۔

لفظ اللہ کی تعریف:

لفظ اللہ باب سمع یسمع سے بمعنی حیران ہونے کے مستعمل ہوتا ہے اور چونکہ لوگوں کی عقلیں لفظ اللہ کی تحقیق میں حیران ہیں کہ یہ عربی لفظ ہے یا عبرانی اور سریانی، علم ہے یا نہیں وغیرہ[1]؟ اس لئے اس ذات کو ''اللہ'' کہا جاتا ہے۔
اور اصطلاح میں لفظ اللہ کی تعریف یہ ہے:

اَللّٰهُ عَلَمٌ لِّلذَّاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعُ لِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ الْكَمَالِ الْمُنَزَّهُ عَنِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ.

''اللہ نام ہے اس ذات کا جس کا ہونا ضروری ہے، کمال کی ساری صفات اس میں جمع ہوں، نقص اور زوال کے عیوب سے محفوظ ہو''۔

شکر کی تعریف

تَعْظِيْمُ الْمُنْعِمِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ.

''منعم کے احسان پر اس کی تعظیم کرنا''۔

الہام کی تعریف:

اِلْقَاءُ الْخَيْرِ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ.

[1] مزید تفصیل کے لئے بلاحظہ ہو فتح اللہ مولفہ الشیخ موسیٰ الروحانی البازیؒ۔

''مؤمن کے دل میں خیر کا ڈال دینا''۔

صلوٰۃ کی تعریف:

صلوٰۃ کے لغوی معانی بہت سے ہیں، زیادہ شامل معنی ''دعاء'' ہے اور اصطلاحی طور پر نسبت کے بدلنے سے معنی بھی بدل جاتا ہے۔ آل اور اصحاب کی تحقیق بھی متعدد مرتبہ ذکر ہو چکی اور گذشتہ الفاظ پر بھی سیر حاصل بحث ہر کتاب کی ابتداء میں کیجاتی ہے، اس لئے ہم اپنے قارئین سے زیادہ تفصیلات بیان نہ کرنے پر معذرت خواہ ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: **النهج السهل فى الفروق بين الآل والاهل للشيخ موسىٰ**)

الدرس الرابع

وَبَعْدُ! فَهٰذَا تَالِيفُ كَافِىْ ، فِىْ عِلْمَىِ الْعُرُوْضِ وَالْقَوَافِىْ ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ ، وَ عَلَيْهِ التَّوَكُّلُ ، اَلْاَوَّلُ فِيْهِ مُقَدِّمَةٌ وَ بَابَانِ وَ خَاتِمَةٌ.

''حمد وصلوٰۃ کے بعد! پس یہ ایک کفایت کرنے والی تالیف ہے، علم عروض اور علم قوافی میں، اور اللہ ہی اس کی توفیق دینے والا ہے، اور اسی پر بھروسہ ہے۔ پہلا علم! اس میں ایک مقدمہ دو ابواب اور ایک خاتمہ ہے''۔

التوضیح

اس عبارت میں لفظ ''بعد'' کی ترکیبی حیثیتوں سے صرف نظر یہ بات مدنظر رہے کہ لفظ ''وبعد'' سے سنت ادا نہیں ہوتی ہے بلکہ ''امابعد'' کا لفظ مسنون ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ابتداء کتاب ''اما بعد'' سے ہو نہ کہ ''وبعد'' سے۔

پوری کتاب کا خلاصہ

مصنفؒ نے اس کتاب کو اوّلاً دو علوم پر تقسیم کیا:

❶ علم عروض۔

❷ علم قوافی۔

پھر علم عروض کو ایک مقدمہ' دو ابواب اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا' مقدمہ میں اہل عروض کی اصطلاحات ذکر کی ہیں' پہلے باب میں زحاف' علت اور ان کی اقسام بیان کی ہیں' اور دوسرے باب میں بحروں کے نام اور اوزان وغیرہ جمع کئے ہیں' اور خاتمہ میں ابیات کے نام وغیرہ بیان کئے ہیں۔ یوں علم عروض تکمیل پذیر ہوا۔

قبل اس کے کہ ہم علم ثانی یعنی علم قوفی پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس اجمال کی تفصیل بیان کر دیں۔ تو آیئے! مقدمہ میں بیان شدہ اصطلاحات سمجھیں۔

الدرس الخامس

فَالْمُقَدِّمَةُ فِیْ اَشْیَآءَ لَابُدَّ مِنْهَا ، اَحْرُفُ التَّقْطِیْعِ الَّتِیْ تَتَاَلَّفُ مِنْهَا الْاَجْزَاءُ عَشَرَةٌ یَجْمَعُهَا قَوْلُكَ لَمَعَتْ سُیُوْفُنَا فَالسَّاكِنُ مَاعَرَا عَنِ الْحَرَكَةِ ، وَالْمُتَحَرِّكُ مَا لَمْ یَعْرَعَنْهَا ، فَمُتَحَرِّكٌ بَعْدَهٗ سَاكِنٌ سَبَبٌ خَفِیْفٌ كَقَدْ ، وَمُتَحَرِّكَانِ سَبَبٌ ثَقِیْلٌ كَبِكَ ، وَ مُتَحَرِّكَانِ بَعْدَهُمَا سَاكِنٌ وَ تِدٌ مَجْمُوْعٌ كَنَعَمْ . وَمُتَحَرِّكَانِ بَیْنَهُمَا سَاكِنٌ وَ تِدٌ مَفْرُوْقٌ كَقَامَ ، وَ ثَلٰثٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ صُغْرٰی كَفَعَلَتْ ، وَ اَرْبَعٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ كُبْرٰی كَفَعَلَتُنْ ،

يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ لَمْ اَرَ عَلٰى ظَهْرِ جَبَلٍ سَمَكَةً.

''پس مقدمہ ان چیزوں کے بیان میں ہے جو ضروری ہیں، حروف تقطیع وہ ہیں کہ جن سے مل کر اوزان بنتے ہیں اور وہ دس ہیں جن کو آپ کا یہ قول ''لمعت سیوفنا'' جمع کرتا ہے۔ پس ساکن وہ ہے جو حرکت سے خالی ہو اور متحرک وہ ہے جو حرکت سے خالی نہ ہو، پس وہ متحرک جس کے بعد ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے جیسے قَدْ اور دو متحرک حروف سبب ثقیل ہیں جیسے بِكَ، اور دو متحرک جن کے بعد ساکن ہو، وتد مجموع ہے جیسے بِكُمْ، اور دو متحرک جن کے درمیان ساکن ہو، وتد مفروق ہے، جیسے قَامَ، اور تین متحرک جن کے بعد ساکن ہو، فاصلہ صغری ہے، جیسے فَعَلَتْ، اور چار متحرک جن کے بعد ساکن ہو، فاصلہ کبری ہے جیسے فَعَلَتُنْ، ان کو آپ کا یہ قول ''لَمْ اَرَ عَلٰى ظَهْرِ جَبَلٍ سَمَكَةً'' جمع کرتا ہے۔

التوضیح

جیسا کہ ماسبق میں عرض کیا جا چکا کہ مقدمہ میں اس فن کی اصطلاحات بیان کی جائیں گی جن کا جاننا اس فن کو سمجھنے کے لئے انتہائی ناگزیر ہے۔ اس لئے ہم اس پر تفصیلی بحث کریں گے۔

جن حروف سے ملکر اشعار کے اوزان بنتے ہیں انہیں حروف تقطیع کہتے ہیں، ان کو حروف تقطیع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر شعر خواہ وہ کسی بھی شاعر کا ہو، وہ ان اوزان میں سے ضرور کسی نہ کسی وزن پر ہوگا اور جب ہم شعر پڑھیں گے تو ان اوزان کے ساتھ شعر پڑھنے کو ''شعر کی تقطیع کرنا'' کہتے ہیں، جیسے اس شعر۔

اَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ غُرُوْرًا صَحِيْفَتِىْ

وَلَمْ اُعْطِكُمْ بِالطَّوْعِ مَالِىْ وَلَا عِرْضِىْ

کو یوں پڑھنا:

اَبَا مُنْ فَعُوْلُنْ ذِرِکَانَتْ مَفَاعِیْلُنْ غُرُوْرًا فَعُوْلُنْ صَحِیْفَتِیْ مَفَاعِلُنْ
وَلَمْ اُعْ فَعُوْلُنْ طِلْکُمْ بِالطَّوْ مَفَاعِلِیْنُ عِ مَالِیْ فَعُوْلُنْ وَلَا عِرْضِیْ مَفَاعِیْلُنْ

اس کو ''تقطیع'' کہتے ہیں اور یہ حروف کل دس ہیں یعنی اوزان میں جو حروف استعمال ہوں گے وہ یہی دس ہوں گے' یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی وزن ہو اور وہ ان دس حروف سے خالی ہو۔ ان دس حروف کا مجموعہ **''لَمَعَتْ سُیُوْفُنَا''** ہے۔

پھر اس علم میں ساکن' اسے کہتے ہیں جس پر حرکت نہ ہو اور جس پر حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔

اب یہ سمجھئے! کہ اگر حرف متحرک کے بعد ایک حرف ساکن ہو' تو اسے سبب خفیف کہتے ہیں جیسے **قَدْ، مِنْ، فِیْ، هُمْ** وغیرہ کہ ان میں پہلا حرف متحرک ہے اور اس کے بعد حرف ساکن ہے' لہٰذا یہ سبب خفیف ہوگا اور اگر دو حرف ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو اسے ''سبب ثقیل'' کہتے ہیں جیسے **بِكَ، هُوَ، هِيَ** وغیرہ کہ ان میں دو حرف ہیں اور دونوں متحرک ہیں' لہٰذا یہ سبب ثقیل ہوگا۔

اور اگر کسی لفظ میں تین حرف ہوں تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں' پہلے دو متحرک اور تیسرا ساکن ہو تو اسے ''وتد مجموع'' کہتے ہیں اور اگر پہلا اور تیسرا متحرک اور درمیان والا ساکن ہو تو اسے ''وتد مفروق'' کہتے ہیں۔ اوّل کی مثال **بِكُمْ، هُمَا** وغیرہ اور ثانی کی مثال **قَامَ، نَامَ** وغیرہ۔

اور اگر چار حرفی کلمہ ہو اور پہلے تین متحرک اور چوتھا ساکن ہو تو اسے ''فاصلہ صغریٰ'' کہتے ہیں جیسے **فَعَلْتُ** اور **ضَرَبْتُ** وغیرہ۔

اور اگر پانچ حرفی کلمہ ہو جن میں سے پہلے چار متحرک اور پانچواں ساکن ہو تو اسے ''فاصلہ کبریٰ'' کہتے ہیں' جیسے **فَعَلَتُنْ** وغیرہ۔

حاصل کلام یہ کہ کل ۸ اصطلاحات ہیں جن کا سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ ❶ ساکن۔ ❷ متحرک۔ ❸ سبب خفیف۔ ❹ سبب ثقیل۔ ❺ وتد مجموع۔ ❻ وتد مفروق۔ ❼ فاصلہ صغریٰ۔ ❽ فاصلہ کبریٰ۔

آسانی کے لئے ان اصطلاحات کو ایک جملہ میں جمع کر دیا گیا ہے:

لَم	أَرَ	عَلیٰ	ظَهرٍ	جبلٍ	سَمَكَةً
سبب خفیف	سبب ثقیل	وتد مجموع	وتد مفروق	فاصلہ صغریٰ	فاصلہ کبریٰ

فائدہ: علم عروض میں کتابت کا اعتبار نہیں تلفظ کا اعتبار ہوتا ہے۔

الدرس السادس

وَمِنهَا تَتَألَّفُ التَّفَاعِيلُ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ لَفظًا ، عَشَرَةٌ حُكمًا ، اِثنَانِ خُمَاسِيَّانِ ، وَ ثَمَانِيَةٌ سُبَاعِيَّةٌ ، اَلاُصُولُ مِنهَا : فَعُولُن ، مَفَاعِيلُن ، مُفَاعَلَتُن ، فَاعِ لَاتُن ، ذُوالوَتَدِ وَالمَفرُوقِ فِي المُضَارِعِ ، وَالفُرُوعُ : فَاعِلُن ، مُستَفعِلُن ، فَاعِلَاتُن ، مُتَفَاعِلُن ، مَفعُولَاتُ ، مُستَفعِ لُن ، ذُوالوَتَدِ المَفرُوقِ فِي الخَفِيفِ وَالمُجتَثِّ ، وَ مِنهَا تَتَألَّفُ البُحُورُ.

''اور انہیں سے اوزان مرکب ہوتے ہیں اور وہ آٹھ ہیں لفظاً' دس ہیں حکماً' دو پانچ حرفی' آٹھ سات حرفی' ان میں سے اصول یہ ہیں: **فعولن' مفاعلین' مفاعلتن' فاع لاتن**' بحر مضارع میں وتد مفروق والا اور فروع یہ ہیں: **فاعلن' مستفعلن' فاعلاتن' متفاعلن' مفعولات' مستفع لن** بحر خفیف اور مجتث میں وتد مفروق والا' اور انہی سے بحریں مرکب ہوتی ہیں''۔

التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ ماسبق میں جو آٹھ اصطلاحات بیان کی گئی ہیں' انہیں آٹھ اصطلاحات سے اوزان مرکب

ہوتے ہیں۔ یہاں تفاعیل سے اوزان مراد ہیں۔

اور یہ اوزان لفظوں کے اعتبار سے آٹھ ہیں اور حکم کے اعتبار سے دس ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ دو اوزان بالکل ایک جیسے ہیں، صرف لکھنے میں فرق ہے، تاہم ان کو الگ الگ شمار کیا ہے، یہی مطلب ہے مصنفؒ کی اس عبارت کا کہ "**وھی ثمانیة لفظا ، عشرة حکما**"۔

ان دس اوزان میں سے دو اوزان ایسے ہیں جن میں پانچ حروف ہیں یعنی "**فَعُوْلُنْ**" اور "**فَاعِلُنْ**" اور بقیہ آٹھ اوزان سات حرفی ہیں۔

پھر ان دس اوزان میں سے چار اوزان ''اصول'' کہلاتے ہیں اور چھ اوزان ''فروع'' کہلاتے ہیں۔ اصولی اوزان یہ ہیں: **فعولن، مفاعیلن، مفاعلتن اور فاع لاتن** ۔ اور فروعی اوزان یہ ہیں: **فاعلن، مستفعلن، فاعلاتن، متفاعلن، مفعولات، مستفع لن**۔

فائدہ : اب اصول اور فروع کو سمجھ لیجئے کہ اگر کسی وزن کی ابتداء وتد سے ہو رہی ہو خواہ وہ وتد مجموع ہو یا وتد مفروق تو اسے ''اصل'' کہتے ہیں جیسے ''فعولن'' کہ اس میں ''فعو'' وتد مجموع ہے اور ''فاع لاتن'' کہ اس میں ''فاع'' وتد مفروق ہے، اور جن اوزان کی ابتداء سبب سے ہو رہی ہو خواہ وہ سبب ثقیل ہو یا سبب خفیف تو اسے "**فرع**" کہتے ہیں جیسے "**فاعلن**" کہ اس میں فا سبب خفیف ہے اور "**متفاعلن**" کہ اس میں "مُتَ" سبب ثقیل ہے۔

یہ بات آپ ملحوظ رکھیں کہ یہ جو مصنفؒ نے "**ذوالوتد المفروق**" کا لفظ استعمال کیا ہے، اس کا تعلق آخری وزن یعنی "**فاع لاتن**" سے ہے جو کہ بحر مضارع میں استعمال ہوا ہے اور یہ بات آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ "**فاع**"

وتد مفروق ہے، اسی طرح "مستفع لن" بحر خفیف اور بحر مجتث میں استعمال ہوا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ اس میں "مُسْتَ" وتد مفروق ہے۔

اور بحریں انہی دس اوزان سے بنتی ہیں "لامن غیرہ"!

الدرس السابع

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ اَلْقَابِ الزِّحَافِ وَالْعِلَلِ.

پہلا باب زحاف اور علل کے القاب کے بیان میں ہے۔

اَلزِّحَافُ تَغْيِيْرٌ مُخْتَصٌّ بِثَوَانِي الْاَسْبَابِ مُطْلَقًا بِلَا لُزُوْمٍ ، وَلَا يَدْخُلُ الْاَوَّلَ وَالثَّالِثَ وَالسَّادِسَ مِنَ الْجُزْءِ ، فَالْمُفْرَدُ ثَمَانِيَةٌ : اَلْخَبْنُ حَذْفُ ثَانِي الْجُزْءِ سَاكِنًا ، وَالْإِضْمَارُ إِسْكَانُهٗ مُتَحَرِّكًا ، وَالْوَقْصُ حَذْفُهٗ مُتَحَرِّكًا ، وَالطَّيُّ حَذْفُ رَابِعِهٖ سَاكِنًا ، وَالْقَبْضُ حَذْفُ خَامِسِهٖ سَاكِنًا ، وَالْعَصْبُ إِسْكَانُهٗ ، وَالْعَقْلُ حَذْفُهٗ مُتَحَرِّكًا ، وَالْكَفُّ حَذْفُ سَابِعِهٖ سَاكِنًا ، وَالْمُزْدَوِجُ اَرْبَعَةٌ : اَلطَّيُّ مَعَ الْخَبْنِ خَبْلٌ ، وَهُوَ مَعَ الْإِضْمَارِ خَزْلٌ ، وَالْكَفُّ مَعَ الْخَبْنِ شَكْلٌ ، وَهُوَ مَعَ الْعَصْبِ نَقْصٌ.

"زحاف وہ تبدیلی ہے جو خاص ہو سبب کے دوسرے جزء کے ساتھ مطلقاً بلا لزوم اور یہ نہیں داخل ہوگا سبب کے جزء اوّل، ثالث اور سادس کے ساتھ، پس مفرد کی آٹھ قسمیں ہیں: خبن وہ جزء ثانی ساکن کا حذف کرنا ہے، اور اضمار دوسرے جزء متحرک کو ساکن کرنا ہے، اور وقص دوسرے جزء متحرک کو حذف کرنا ہے، اور طی چوتھے ساکن کو حذف کرنا ہے، اور قبض پانچویں ساکن کو حذف کرنا ہے، اور عصب پانچویں متحرک کو ساکن کرنا ہے، اور عقل پانچویں متحرک کو حذف کرنا

ہے، اور کف ساتویں ساکن کو حذف کرنا ہے، اور مرکب کی چار قسمیں ہیں: طی، خبن کے ساتھ ہو تو خبل ہے، اور طی، اضمار کے ساتھ ہو تو خزل ہے، اور کف، خبن کے ساتھ ہو تو شکل ہے، اور کف، عصب کے ساتھ ہو تو نقص ہے''۔

التوضیح

یہ عبارت علم عروض کے انتہائی اہم سبق پر مشتمل ہے جس میں سب سے پہلے زحاف کی تعریف، اس کی دو قسمیں اور مزید ان اقسام کی قسمیں ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے زحاف کی تعریف سمجھ لیجئے کہ زحاف ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جو سبب کے دوسرے جزء میں کی جائے مطلقاً (خواہ سبب ثقیل ہو یا سبب خفیف) اور ''بلا لزوم'' (اگر شعر اوّل کے آخر میں زحاف ہوا ہو تو ضروری نہیں کہ شعر ثانی کے آخر میں بھی زحاف ہو، بخلاف علت کے کہ اگر ایک شعر میں علت ہو تو دوسرے شعر میں بھی علت کا ہونا ضروری ہے)۔

تنبیہ: اگر یہ تبدیلی سبب میں ہو تو اسے زحاف کہتے ہیں اور اگر وتد میں ہو تو اسے علت کہتے ہیں۔

فائدہ: ایک شعر میں دو مصرعے ہوتے ہیں، پہلے مصرعے کے آخری وزن کو عروض کہتے ہیں اور دوسرے مصرعے کے آخری وزن کو ''ضرب'' کہتے ہیں اور ان سے پہلے اوزان کو ''حشو'' کہتے ہیں۔ نیز تعریف میں ''بثوانی الاسباب'' (جزء ثانی میں تبدیلی ہونے کی) قید لگانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سبب کے پہلے جزو میں زحاف نہیں ہو سکتا، اسی طرح تیسرے حرف بھی زحاف نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ وتد ہوگا، اسی طرح چھٹے حرف میں بھی زحاف نہیں ہوگا کیونکہ وہ بھی وتد ہوگا، معلوم ہوا کہ سبب کے جزء ثانی، جزء رابع اور جزء خامس میں

زحاف ہوسکتا ہے۔

آگے کی عبارت میں زحاف کی دو قسمیں مفرد اور مرکب بیان کی گئی ہیں پھر زحاف مفرد کی آٹھ اقسام اور زحاف مرکب کی چار اقسام ہیں۔ جن کو آپ کے سامنے ایک نقشہ کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔

زحاف

- **مفرد** (سبب کا)
  - جزو ثانی
    - ساکن ہو حذف کرنا ① خبن
    - متحرک ہو ساکن کرنا ② اضمار
    - متحرک ہو حذف کرنا ③ وقص
  - جزو رابع
    - ساکن ہو حذف کرنا ④ طی
  - جزو خامس
    - ساکن ہو حذف کرنا ⑤ قبض
    - متحرک ہو ساکن کرنا ⑥ عصب
    - متحرک ہو حذف کرنا ⑦ عقل
  - جزو سابع
    - ساکن ہو حذف کرنا ⑧ کف
- **مرکب**
  - طی اور خبن دونوں ہوں ⑨ خبل
  - طی اور اضمار دونوں ہوں ⑩ خزل
  - کف اور خبن دونوں ہوں ⑪ شکل
  - کف اور عصب دونوں ہوں ⑫ نقص
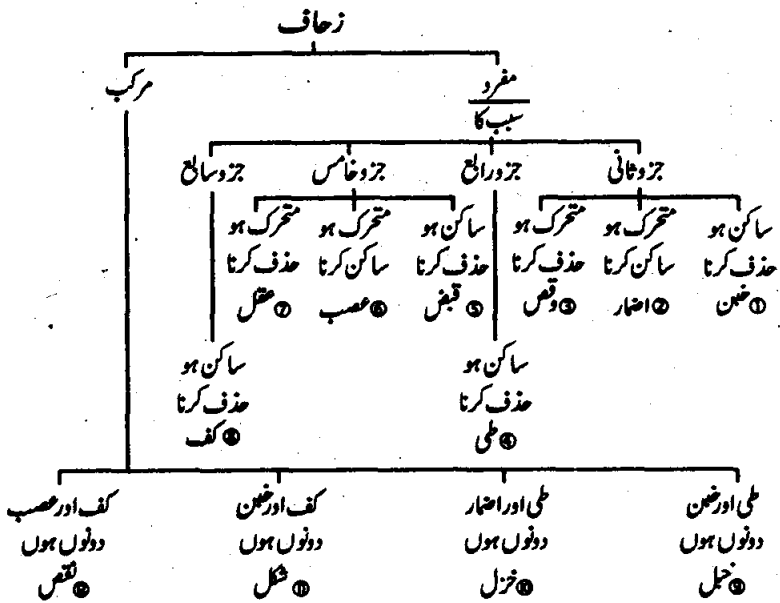
نوٹ: نمبرات کی ترتیب سے مثالیں حسب ذیل ہیں۔

① فاعلن کو فعولن پڑھنا۔ ② مُتَفاعلن کو مُتْفاعلن پڑھنا۔ ③ متَفاعلن کو مفاعلن پڑھنا۔ ④ مستفعلن کو مستعلن پڑھنا۔ ⑤ فعولن کو فعول پڑھنا۔ ⑥ مفاعلَتن کو مفاعلْتن پڑھنا۔ ⑦ مفاعلتن کو مفاعتن پڑھنا۔ ⑧ مستفعلن کو مستفعل پڑھنا۔ ⑨ مستفعلن کو مُتَعِلُنْ پڑھنا۔ ⑩ متَفاعلن کو مُتْفَعِلُنْ پڑھنا۔ ⑪ مستفع لن کو متفعِ لُ پڑھنا۔ ⑫ مفاعلتن کو مُفاعَلْتُ پڑھنا۔

الدرس الثامن

وَالْعِلَلُ زِيَادَةٌ فَزِيَادَةُ سَبَبٍ خَفِيْفٍ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدٌ مَجْمُوْعٌ تَرْفِيْلٌ وَحَرْفٍ سَاكِنٍ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدٌ مَجْمُوْعٌ تَذْيِيْلٌ، وَعَلَى مَا آخِرُهُ سَبَبٌ خَفِيفٌ تَسْبِيْغٌ، وَنَقْصٌ: فَذِهَابُ سَبَبٍ خَفِيْفٍ حَذْفٌ، وَهُوَ مَعَ الْعَصْبِ قَطْفٌ، وَحَذْفُ سَاكِنِ الْوَتَدِ الْمَجْمُوْعِ وَإِسْكَانُ مَا قَبْلَهُ قَطْعٌ، وَهُوَ مَعَ الْحَذْفِ بَتْرٌ، وَحَذْفُ سَاكِنِ السَّبَبِ وَإِسْكَانُ مُتَحَرِّكِهِ قَصْرٌ، وَحَذْفُ وَتِدٍ مَجْمُوْعٍ حَذَذٌ، وَمَفْرُوْقٍ صَلَمٌ، وَإِسْكَانُ السَّابِعِ الْمُتَحَرِّكِ وَقْفٌ، وَحَذْفُهُ كَسْفٌ.

''اور علت کبھی بصورت زیادتی ہوتی ہے' پس سبب خفیف کا اضافہ وتد مجموع کے آخر پر ترفیل ہے' اور حرف ساکن کا اضافہ وتد مجموع کے آخر پر تذییل ہے۔ اور سبب خفیف کے آخر پر تسبیغ ہے' اور کبھی بصورت کمی: پس سبب خفیف کو گرا دینا حذف ہے اور حذف عصب کے ساتھ قطف ہے' اور وتد مجموع کے ساکن کو حذف کرنا اور ما قبل کو ساکن کرنا قطع ہے' اور قطع حذف کے ساتھ بتر ہے' اور سبب کے ساکن کو حذف کرنا اور متحرک کو ساکن کرنا قصر ہے' اور وتد مجموع کو حذف کرنا حذذ ہے' اور مفروق کو حذف کرنا صلم ہے' اور ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف ہے' اور اس کا حذف کرنا کسف ہے''۔

التوضیح

اس عبارت میں علت کی دو قسمیں اور ان کی بھی آگے بارہ اقسام ذکر کی گئی ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو:

امید ہے کہ اس نقشہ کے بعد مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہوگی۔

الدرس التاسع

اَلبَابُ الثَّانِیْ فِی أَسمَآءِ البُحُورِ وَ اَعَارِیضِهَا وَ اَضرُبِهَا. اَلاَوَّلُ الطَّوِیلُ : وَ اَجزاؤُهٗ : فَعُولُنْ ، مَفَاعِیلُنْ ، فَعُولُنْ ، مَفَاعِیلُنْ مَرَّتَینِ. وَ عُرُوضُهٗ وَاحِدَةٌ مَقبُوضَةٌ ، وَ اَضرُبُهَا ثَلَاثَةٌ. اَلاَوَّلُ صَحِیحٌ وَ بَیتُهٗ : ـ

اَبَا مُنذِرٍ کَانَت غُرُورًا صَحِیفَتِی
وَلَم اُعطِکُم بِالطَّوعِ مَالِی وَلَا عِرضِی

اَلثَّانِی مِثلُهَا وَ بَیتُهٗ : ـ

سَتُبدِی لَکَ الاَیَّامُ مَا کُنتَ جَاهِلًا
وَیَاتِیکَ بِالاَخبَارِ مَن لَّم تُزَوِّدِ

اَلثَّالِثُ مَحذُوفٌ وَ بَیتُهٗ : ـ

اَقِیمُوا بَنِی النُّعمَانِ عَنَّا صُدُورَکُم
وَ اِلَّا تُقِیمُوا صَاغِرِینَ الرُّءُوسَا

''دوسرا باب بحروں کے ناموں، ان کی عروض اور ضربوں کے بیان میں ہے۔ پہلی بحر طویل ہے: اور اس کے اجزاء فعولن، مفاعلین، فعولن، مفاعیلن دو مرتبہ ہیں۔ اور اس کی عروض ایک ہے، یعنی مقبوضہ، اور اس کی ضربیں تین ہیں: پہلی ضرب صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ـ

ترجمہ: اے ابو منذر! تمہارے لئے لوٹ ڈالنا میرا عہد تھا اور میں نے تمہیں اپنی مرضی سے نہ اپنا مال دیا اور نہ اپنی عزت۔

دوسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: عنقریب زمانہ تیرے سامنے وہ خبریں ظاہر کرے گا جن سے تو ناواقف تھا اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جس کو تو نے زادراہ نہیں دیا۔

تیسری ضرب محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: اے بنو نعمان! ہمارے آگے سے سینے ہٹالو ورنہ تم ذلت کے ساتھ سر جھکائے کھڑے ہوگے"۔

التوضیح

بحمدہ تعالیٰ باب اوّل مکمل ہوا اور باب ثانی شروع ہوا' یہاں چند باتیں ہمیشہ مدنظر رہنی چاہئیں ورنہ مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

1. باب اوّل کی کل اصطلاحات ازبر ہوں ورنہ باب ثانی اوپر سے گزر جائے گا کیونکہ باب اوّل میں قواعد ہیں اور باب ثانی میں ان قواعد کا اجراء ہے۔
2. بحروں کے ناموں میں معانی اور وجہ تسمیہ کے درپے ہم نہیں ہوں گے اس لئے کہ اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں۔
3. عروض کا لفظ مؤنث ہے اسی لئے ضمیر مؤنث کی ہوگی اور ضرب کا لفظ مذکر ہے۔لہٰذا اس کے لئے ضمیر بھی مذکر کی ہوگی۔
4. بحر' شعر کے وزن کو کہتے ہیں اور کل بحرین ۱۶ ہیں جن کی تفصیلات عنقریب آرہی ہیں:

⑤ صحیح کی تعریف:

جس میں زحاف اور علل نہ چلتا ہو۔

اب یہ سمجھئے! کہ پہلی بحر کا نام بحر طویل ہے جس کا وزن **فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن** دو مرتبہ ہے یعنی ایک مصرعہ میں یہ چاروں اوزان ہوں گے پھر دوسرے مصرعے میں بھی یہی چاروں اوزان ہوں گے۔ بحر طویل کی عروض صرف ایک ہے اور وہ ایسی ہے جس میں قبض ہوا ہو۔ یعنی سبب کا جزو خامس ساکن ہو تو اس کو حذف کرنا اور بحر طویل کی ضربیں تین ہیں، پہلی ضرب صحیح ہے، دوسری ضرب مقبوضہ ہے اور تیسری ضرب محذوفہ ہے اور عروض تین ضربوں میں مقبوضہ ہی رہے گی۔

آیئے! ترتیب وار اشعار اور ان کی تقطیع ملاحظہ کریں:

۔ **اَبَا مُن فَعُولُنْ ذِرِ کَانَتْ مَفَاعِیْلُنْ غُرُوْرًا فَعُوْلُنْ صَحِیْفَتِیْ مَفَاعِلُنْ**
وَلَمْ اُعْ فَعُوْلُنْ طِکُمْ بِالطَّوْ مَفَاعِیْلُنْ عِ مَالِیْ فَعُوْلُنْ وَلَا عِرْضِیْ مَفَاعِیْلُنْ

۔ **سَتُبْدِیْ فَعُوْلُنْ لَکَ الْاَیَّا مَفَاعِیْلُنْ مُ مَاکُنْ فَعُوْلُنْ تَ جَاهِلًا مَفَاعِلُنْ**
وَیَأْتِیْ فَعُوْلُنْ کَ بِالْاَخْبَا مَفَاعِیْلُنْ رِ مَنْ لَمْ فَعُوْلُنْ تُزَوِّدْ مَفَاعِلُنْ

۔ **اَقِیْمُوْا فَعُوْلُنْ بَنِی النُّعْمَا مَفَاعِیْلُنْ نِ عَنَّا فَعُوْلُنْ صُدُوْرَکُمْ مَفَاعِلُنْ**
وَ اِلَّا فَعُوْلُنْ تُقِیْمُوْا صَا مَفَاعِیْلُنْ غِرِیْنَ الرْ فَعُوْلُنْ رَءُ وْسَا مَفَاعِیْ

اب آپ دیکھیں! کہ پہلے شعر کے پہلے مصرعے کا آخری لفظ **"صحیفتی"** مقبوضہ ہے اور دوسرے مصرعے کا آخری لفظ **"ولاعرضی"** صحیح ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر کے پہلے مصرعے کا آخری لفظ **"ت جاھلا"** بھی مقبوضہ ہے اور دوسرے مصرعے کا آخری لفظ **"تزود"** بھی مقبوضہ ہے، اسی طرح تیسرے شعر کا پہلا مصرعہ آخر سے مقبوضہ ہے یعنی **"صدورکم"** اور دوسرے مصرعے کا آخری لفظ **"رء وسا"** محذوفہ ہے۔

الدرس العاشر

اَلثَّانِیُ اَلْمَدِیْدُ ، وَ اَجزَآؤُہٗ : فَاعِلَاتُن ، فَاعِلُن اَربَعَ مَرَّاتٍ مَجزُوٌّ وُجُوبًا وَ اَعَارِیضُہٗ ثَلَاثَۃٌ ، وَاَضرُبُہٗ سِتَّۃٌ ، اَلْاُوْلٰی صَحِیحَۃٌ، وَضَرْبُھَا مِثْلُھَا وَ بَیْتُہٗ :۔

یَـالَبَـکْـرٍ اُنْشُرُوْالِیْ کُلَیْبًا　　یَـا لَبَـکْـرٍ اَیْـنَ اَیْنَ الْفِرَارُ

اَلثَّانِیَۃُ مَحذُوفَۃٌ ، وَ اَضرُبُھَا ثَلَاثَۃٌ ، اَلْاَوَّلُ مَقصُورٌ وَ بَیْتُہٗ :۔

لَایَـغُـرَّنَّ امْـرَأً عَیْـشُـہٗ　　کُلُّ عَیْـشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالْ

اَلثَّانِیُ مِثْلُھَا وَ بَیْتُہٗ :۔

اِعْـلَـمُـوْا اَنِّیْ لَکُمْ حَافِظٌ　　شَـاھِـدًا مَـا کُـنْـتُ اَوْ غَائِبًا

اَلثَّالِثُ اَبتَرُ وَ بَیْتُہٗ :۔

اِنَّـمَـا الـذَّلْـفَـآءُ یَـاقُـوْتَۃٌ　　اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِھْقَانٖ

اَلثَّالِثَۃُ مَحذُوفَۃٌ مَخبُونَۃٌ وَلَھَا ضَربَانِ اَلْاَوَّلُ مِثْلُھَا وَ بَیْتُہٗ :۔

لِـلْـفَـتـٰی عَـقْـلٌ یَـعِیْشُ بِہٖ　　حَیْثُ تَھْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ

اَلثَّانِیُ اَبتَرُ وَ بَیْتُہٗ :۔

رُبَّ نَـارٍ بِـتُّ اَرْمَقُھَـا　　تَقْضِمُ الْھِنْدِیَّ وَالْغَارَا

’’دوسری بحر مدید ہے‘ اور اس کے اجزاء یہ ہیں: فاعلاتن‘ فاعلن چار مرتبہ وجوبی طور پر مجزو ہے اور اس کی عروض تین ہیں‘ اور اس کی ضربیں چھ ہیں‘ پہلی عروض صیحہ ہے اور اس کی ضرب بھی صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: اے آل بکر! میرے لئے کلیب کو زندہ کرداے
آل بکر! آج بھاگنے کا موقع نہیں ہے۔

اور دوسری عروض محذوفہ ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں‘ پہلی ضرب

مقصورہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: کسی شخص کو اس کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے' کہ ہر زندگی ختم ہونے والی ہے۔

دوسری ضرب عروض کی طرح محذوفہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: جان لو! کہ میں تمہارا محافظ ہوں' خواہ میں موجود ہوں یا غائب۔

تیسری ضرب ابتر ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: بیشک ذلفاء محبوبہ یاقوت کی طرح ہے جو تاجر کے تھیلے سے نکالا گیا ہو۔

اور تیسری عروض محذوفہ مخبونہ ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح محذوفہ مخبونہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: جوان آدمی کے لئے عقل ہے جس کے ذریعے وہ زندگی گزارتا ہے جہاں بھی اس کے قدم اس کی پنڈلی کو راستہ دکھائیں۔

اور دوسری ضرب ابتر ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: بہت سی آگ ہیں جنہیں میں رات بھر دیکھتا رہا جو جلا رہی تھی ہندی لکڑی اور خوشبودار گھاس کو'۔

التوضیح

دوسری بحر کا نام مدید ہے' جس کا وزن "**فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن**" دو مرتبہ ہے' لیکن اس میں یہ ضروری ہے کہ ہر مصرعے کے آخر سے پورے ایک وزن یعنی "**فاعلن**" کو حذف کر دیا جائے' یہی مطلب ہے مصنفؒ کی اس عبارت "**مجزو وجوبا**" کا۔

اشعار کی تقطیع

- يَالَبَكْرٍ فَاعِلَاتُنْ أُنْشُرُوْا فَاعِلُنْ لِيْ كُلَيْبًا فَاعِلَاتُنْ عروض] صحیحہ ❶
يَالَبَكْرٍ فَاعِلَاتُنْ أَيْنَ أَيْ فَاعِلُنْ نَ الْفِرَارُ فَاعِلَاتُنْ ضرب]

- لَايَغُرَّنْ فَاعِلَاتُنْ نَ امْرَأً فَاعِلُنْ عَيْشُهُ فَاعِلَا عروض محذوفہ ❷
كُلُّ عَيْشٍ فَاعِلَاتُنْ صَائِرٌ فَاعِلُنْ لِلزَّوَالْ فَاعِلَاتْ ضرب مقصورہ

- إِعْلَمُوْا أَنْ فَاعِلَاتُنْ نِيْ لَكُمْ فَاعِلُنْ حَافِظٌ فَاعِلَا عروض محذوفہ
شَاهِدًا امًا فَاعِلَاتُنْ كُنْتُ أَوْفَاعِلُنْ غَائِبًا فَاعِلَا ضرب محذوفہ

- إِنَّمَا الذُّلْ فَاعِلَاتُنْ فَآءُ يَا فَاعِلُنْ قُوْتَهُ فَاعِلَا عروض محذوفہ
أُخْرِجَتْ مِنْ فَاعِلَاتُنْ كِيسِ دِهْ فَاعِلُنْ قَانِيْ فَاعِلْ ضرب ابتر

- لِلْفَتٰى عَقْ فَاعِلَاتُنْ لُ يَعِيْ فَاعِلُنْ شُ بِهٖ فَعِلَا عروض] محذوفہ مخبونہ ❸
حَيْثُ تَهْدِيْ فَاعِلَاتُنْ سَاقَهُ فَاعِلُنْ قَدَمُهُ فَعِلَا ضرب]

- رُبَّ نَارٍ فَاعِلَاتُنْ بِتُّ أَرْ فَاعِلُنْ مُقُهَا فَعِلَا عروض محذوفہ مخبونہ
تَقْضِمُ الْهِنْ فَاعِلَاتُنْ دِيَّ وَالْ فَاعِلُنْ غَارِ فعْ آلْ ضرب ابتر

الدّرس الحادی عشر

اَلثَّالِثُ اَلبَسِیطُ ، وَاَجزَآؤُهٗ : مُستَفعِلُن ، فَاعِلُن اَربعَ مَرَّاتٍ ، وَ اَعَارِیضُهٗ ثَلَاثَةٌ ، وَ اَضرُبُهٗ سِتَّةٌ ، اَلاُولٰی مَخبُونَةٌ وَلَهَا ضَربَانِ ، اَلاَوَّلُ مِثلُهَا وَ بَیتُهٗ :۔

یَا حَارِ لَا اُرمَیَنْ مِنكُمْ بِدَاهِیَةٍ لَمْ یَلْقَهَا سُوقَةٌ قَبلِی وَلَا مَلِكٌ

اَلثَّانِی مَقطُوعٌ وَ بَیتُهٗ :۔

قَد اَشهَدُ الغَارَةَ الشَّعواءَ تَحمِلُنِی جَردَاءُ مَعرُوقَةُ اللَّحیَینِ سَرحُوبُ

اَلثَّانِیَةُ مَجزُوَّةٌ صَحِیحَةٌ ، وَ اَضرُبُهَا ثَلَاثَةٌ ، اَلاَوَّلُ مَجزُوٌّ مُذَالٌ وَ بَیتُهٗ :۔

اِنَّا ذَمَمنَا عَلٰی مَا خَیَّلَت سَعدُ بنُ زَیدٍ وَ عَمرٌو مِن تَمِیمْ

اَلثَّانِی مِثلُهَا وَ بَیتُهٗ :۔

مَاذَا وُقُوفِی عَلٰی رَبعٍ عَفَا مُخلَولِقٍ دَارِسٍ مُستَعجِمِ

اَلثَّالِثُ مَجزُوٌّ مَقطُوعٌ وَ بَیتُهٗ :۔

سِیرُوا مَعًا اِنَّمَا مِیعَادُكُمْ یَومُ الثُّلَاثَا بِبَطنِ الوَادِی

اَلثَّالِثَةُ مَجزُوَّةٌ مَقطُوعَةٌ ، وَضَربُهَا مِثلُهَا ، وَ بَیتُهٗ :۔

مَا هَیَّجَ الشَّوقَ مِن اَطلَالٍ اَضحَت قِفَارًا كَوَحیِ الوَاحِی

’’تیسری بحر بسیط ہے‘ اس کا وزن یہ ہے‘ مستفعلن ، فاعلن چار مرتبہ۔ اس کی عروض تین ہیں‘ اور اس کی ضربیں چھ ہیں‘ پہلی عروض مخبونہ ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں۔ پہلی ضرب عروض کی طرح مخبونہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: اے بنو حارث تمہاری طرف سے میرے مویشیوں
کو مصیبت نہ پہنچے، میرے مویشوں کو آج سے پہلے
کسی بادشاہ اور رعایا نے نہیں لیا۔

دوسری ضرب مقطوعہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: میں نے ہولناک و خطرناک جنگوں میں حصہ لیا اس
حال میں کہ مجھے کم بالوں والا، سبک منہ والا اور
متناسب الاعضاء گھوڑا اٹھائے ہوئے تھا۔

دوسری عروض مجزوء صحیحہ ہے، اور اس کی تین ضربیں ہیں، پہلی ضرب
مجزو مذال ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: جو دھوکہ قبیلہ سعد بن زید اور عمرو بن تمیم نے ہمیں
دیا اس پر ہم نے ان کی مذمت کی۔

دوسری ضرب، عروض کی طرح مجزوء صحیحہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: میرا اس جگہ کھڑا ہونا اس وجہ سے نہیں کہ یہاں
کے گھر گر گئے ہیں، زمین سے مل گئے ہیں اور گونگے
ہو گئے ہیں۔

تیسری ضرب مجزو مقطوع ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: ساتھ ساتھ چلو، بیشک تم سے قتال کا مقررہ وقت بطن
الوادی میں منگل کا دن تھا۔

تیسری عروض مجزوء مقطوعہ ہے اور اس کی ضرب بھی اس کی طرح
مجزوء مقطوعہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: ان ٹیلوں نے اشتیاق پیدا کیا جو چٹیل میدان بن
گئے اور کتابت کے لفظوں کی طرح پوشیدہ ہو

گئے''۔

التوضیح

تیسری بحر کا نام بحر بسیط ہے جس کا وزن ''**مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن**'' دو مرتبہ ہے۔

تنبیہ: یہاں یہ بات مدنظر رہے کہ ایک ہی بحر میں بعض دفعہ اوزان پورے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ مجزو ہوتے ہیں' یہ ضروری نہیں کہ پوری بحر کے اجزاء تام ہوں یا پوری بحر مجزو ہو۔ اور یہ بات بھی ذہن میں رکھ لیں کہ قبل ازیں میرا طریقہ یہ رہا ہے کہ عبارت' لکھ کر اس کا ترجمہ مع اشعار تحریر کر دیا ہے لیکن اس میں کچھ طوالت محسوس ہو رہی ہے جو اگرچہ حشو وتطویل میں داخل نہیں بلکہ انشاء اللہ اطناب ہی میں داخل ہوگی تاہم بہتر یہ محسوس ہو رہا ہے کہ عبارت میں جو اشعار لکھے جائیں تو وہ تقطیع کے ساتھ لکھے جائیں' دوبارہ الگ طور پر ان کی تقطیع نہ کی جائے۔

البتہ بحر بسیط کے اشعار کی تقطیع آپ علیحدہ طور پر ملاحظہ فرمالیں اور آئندہ کے لئے درج بالا طریقہ ذہن میں رکھیں۔

اشعار کی تقطیع

- یَاحَارِ لَا مُسْتَفْعِلُنْ أُرْمَیَنْ فَاعِلُنْ مِنْکُمْ بِدَا مُسْتَفْعِلُنْ هِیَةٍ فَعِلُنْ — عروض]
لَمْ یَلْقَهَا مُسْتَفْعِلُنْ سُوقَةٌ فَاعِلُنْ قَبْلِیْ وَلَا مُسْتَفْعِلُنْ مَلِكٌ فَعِلُنْ — ضرب] مخبونہ

- قَدْ اَشْهَدُ الْ مُسْتَفْعِلُنْ غَارَةَ الشْ فَاعِلُنْ شَعْوَاءَ تَخْ مُسْتَفْعِلُنْ مِلُنِیْ فَعِلُنْ — عروض مخبونہ]
جَرْدَاءَ مَعْ مُسْتَفْعِلُنْ رُوقَةُ الْ فَاعِلُنْ لِحَیَیْنِ سَرْ مُسْتَفْعِلُنْ حُوبٌ فَاعِلْ — ضرب مقطوعہ]

- إِنَّا ذُوِمْ مُسْتَفْعِلُنْ نَاعَلٰی فَاعِلُنْ مَا خَیَّا تْ مُسْتَفْعِلُنْ — عروض مجزوہ صحیحہ]
سَعْدُ بْنُ زَیْ مُسْتَفْعِلُنْ دِوَعَمْ فَاعِلُنْ رُوْ بِنْ تَمِیْمْ مُسْتَفْعِلَانْ — ضرب مجزوء مذال[1]]

- مَاذَا وُقُوْ مُسْتَفْعِلُنْ فِیْ عَلٰی فَاعِلُنْ رَبْعٍ عَفَا مُسْتَفْعِلُنْ — عروض]
مُخْلَوْلَقٍ مُسْتَفْعِلُنْ دَارِسٍ فَاعِلُنْ مُسْتَعْجِمٍ مُسْتَفْعِلُنْ — ضرب] مجزوہ صحیحہ

- سِیْرُوْا مَعًا مُسْتَفْعِلُنْ اِنَّمَا فَاعِلُنْ مِیْعَادُکُمْ مُسْتَفْعِلُنْ — عروض] مجزوہ صحیحہ
یَوْمُ الثُّلَا مُسْتَفْعِلُنْ ثَا بِبَطْ فَاعِلُنْ نِ الْوَادِیْ مُسْتَفْعِلْ — ضرب] مجزوء مقطوع

- مَا هَیَّجَ الشْ مُسْتَفْعِلُنْ شَوْقَ مِنْ فَاعِلُنْ اَطْلَالِ مُسْتَفْعِلْ — عروض]
اَضْحَتْ قِفَا مُسْتَفْعِلُنْ رًاکَوْخْ فَاعِلُنْ یِ الْوَاحِیْ مُسْتَفْعِلْ — ضرب] مجزوہ مقطوعہ

---

[1] مذال ماخوذ ہے تذییل سے یعنی جس میں تذییل ہوئی ہو۔

الدرس الثانی عشر

اَلرَّابِعُ اَلْوَافِرُ، وَ اَجزَآؤُهٗ : مُفَاعَلَتُن سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَلَهٗ عُرُوْضَانِ ، وَثَلَاثَۃُ اَضْرُبٍ : اَلْاُوْلٰی مَقْطُوفَۃٌ . وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَ بَیْتُهٗ : ۔

لَنَا غَنَمٌ مُفَاعَلَتُن نُسَوِّقُهَا مُفَاعَلَتُن غِزَارٌ مُفَاعَلُ

كَاَنَّ قُرُوْ مُفَاعَلَتُن نَ جِلَّتِهَا الْ مُفَاعَلَتُن عِصِیٌّ مُفَاعَلُ

اَلثَّانِیَۃُ مَجزُوَّۃٌ صَحِیحَۃٌ ، وَلَهَا ضَرْبَانِ ، اَلاَوَّلُ مِثْلُهَا ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

لَقَدْ عَلِمَتْ مُفَاعَلَتُن رَبِیعَۃُ اَنْ مُفَاعَلَتُن

نَ حَبْلَكَ وَا مُفَاعَلَتُن هِنٌ خَلِقٌ مُفَاعَلَتُن

اَلثَّانِیْ مَجزُوٌّ مَعْصُوبٌ وَ بَیْتُهٗ : ۔

اُعَاتِبُهَا مُفَاعَلَتُن وَ اٰمُرُهَا مُفَاعَلْتُن

فَتُغْضِبُنِیْ مُفَاعَلَتُن وَ تَعْصِیْنِیْ مُفَاعَلْتُن

''چوتھی بحر وافر ہے' جس کا وزن چھ مرتبہ مفاعلتن ہے' اس کی دو عروض ہیں۔ اور تین ضربیں ہیں۔ پہلی عروض میں قطف ہوا ہے' اور اس کی ضرب میں بھی قطف ہوگا اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: ہمارے پاس بہت سے جانور ہیں جنہیں ہم ہنکاتے اور چراتے ہیں' ان میں سے اکثر کے سینگ لاٹھیوں کی طرح لمبے ہیں۔

دوسری عروض مجزوہ صحیحہ ہے' اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: یقیناً قبیلہ ربیعہ نے جان لیا ہے کہ تمہارے معاہدہ کی رسی کمزور اور پرانی ہے۔

دوسری ضرب مجزوء ہے جس میں عصب ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: میں اس کی نافرمانی پر اسے عتاب کرتا ہوں اور اسے حکم دیتا ہوں تو وہ مجھے غصہ دلاتی ہے اور میری نافرمانی کرتی ہے''۔

التوضیح

چوتھی بحر کا نام بحر وافر ہے جس کا وزن ایک مصرعہ میں تین مرتبہ مفاعلتن ہے۔

فائدہ : تمام بحور میں یہ قانون مدنظر رہے کہ وزن کے الفاظ پورے ہونا ضروری ہیں اور یہ کہ شعر میں وزن کے متحرک کی جگہ متحرک اور ساکن کی جگہ ساکن حرف استعمال ہو ورنہ شعر صحیح نہ ہوگا' یہ ضروری نہیں کہ مضموم کی جگہ مضموم ہی ہو بلکہ اگر مضموم کی جگہ منصوب بھی ہوگا تو کافی ہے۔

الدرس الثالث عشر

اَلْخَامِسُ اَلْکَامِلُ ، وَ اَجْزَآؤُهٗ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَ اَعَارِیْضُهٗ ثَلَاثَةٌ ، وَ اَضْرُبُهٗ تِسْعَةٌ : اَلْاُوْلٰی تَامَّةٌ ، وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ ، اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَ بَیْتُهٗ :۔

وَ اِذَا صَحَوْ مُتَفَاعِلُنْ تُ فَمَا اُقَصْ مُتَفَاعِلُنْ صِرُعَنْ نَدٰی مُتَفَاعِلُنْ

وَکَمَا عَلِمْ مُتَفَاعِلُنْ تِ شَمَائِلِیْ مُتَفَاعِلُنْ وَ تَکَرُّمِیْ مُتَفَاعِلُنْ

اَلثَّانِیْ مَقْطُوْعٌ وَ بَیْتُهٗ :۔

وَ اِذَا دعو مُتَفَاعِلُنْ نَکَ عَمَّهُنْ مُتَفَاعِلُنْ نَ فَاِنَّهٗ مُتَفَاعِلُنْ

نَسَبُ یَزِیْ مُتَفَاعِلُنْ دُکَ عِنْدَهُنْ مُتَفَاعِلُنْ نَ خَبَالَا مُتَفَاعِلْ

اَلثَّالِثُ اَحذُّ مُضمَرٌ و بَیْتُهٗ :۔

لِمَنِ الدِّیَا مُتَفَاعِلُنْ رُبِرَا مَتَیٰ مُتَفَاعِلُنْ نِ فَعَاقِلٍ مُتَفَاعِلُنْ

دُرِسَتْ وَ غَیٰ مُتَفَاعِلُنْ یَرَ آیَهَا الْ مُتَفَاعِلُنْ قَطْرُ مُتَفَا

اَلثَّانِیَۃُ حذَّآءُ ، وَلَهَا ضَرْبَانِ اَلاَوَّلُ مِثْلُهَا وَ بَیْتُهٗ :۔

دِمَنٌ عَفَتْ مُتَفَاعِلُنْ وَ مَحَامَعَا مُتَفَاعِلُنْ لِمَهَا مُتَفَا

هَطِلٌ اَجُشْ مُتَفَاعِلُنْ شُ وَ بَارِحٌ مُتَفَاعِلُنْ تَرِبٌ مُتَفَا

اَلثَّانِیْ اَحذُّ مُضمَرٌ و بَیْتُهٗ :۔

وَلَانَتْ اَشْ مُتَفَاعِلُنْ جَعُ مِنْ اُسَا مُتَفَاعِلُنْ مَةَ اِذْ مُتَفَا

دُعِیَتْ نَزَا مُتَفَاعِلُنْ لِ وَلُجَّ فِیِ الذْ مُتَفَاعِلُنْ ذُعْرِمُتَفَا

اَلثَّالِثَۃُ مَجزُوَّۃٌ صَحِیْحَۃٌ ، وَ اَضرُبُهَا اَرْبَعَۃٌ ، اَلاَوَّلُ مَجزُوٌّ مُرَفَّلٌ وَ بَیْتُهٗ :۔

وَلَقَدْ سَبَقْ مُتَفَاعِلُنْ تُهُمُوا اِلَیٰ مُتَفَاعِلُنْ

یَ فَلِمْ نَزَعْ مُتَفَاعِلُنْ تَ وَ اَنْتَ آخِرْ مُتَفَاعِلُنْتُنْ

اَلثَّانِیْ مَجزُوٌّ مُذَالٌ وَ بَیْتُهٗ :۔

جَدَثٌ یَکُوْ مُتَفَاعِلُنْ نُ مُقَامَهٗ مُتَفَاعِلُنْ

اَبَدًا بِمُخْ مُتَفَاعِلُنْ تَلِفِ الرِّیَاحِ مُتَفَاعِلَانْ

اَلثَّالِثُ مِثْلُهَا وَ بَیْتُهٗ :۔

وَ اِذَا افْتَقَرْ مُتَفَاعِلُنْ تَ فَلَا تَکُنْ مُتَفَاعِلُنْ

مُتَجَشِّعًا مُتَفَاعِلُنْ وَ تَحَمَّلٍ مُتَفَاعِلُنْ

اَلرَّابِعُ مَجزُوٌّ مَقْطُوْعٌ وَ بَیْتُهٗ :۔

وَ اِذَا هُمُوْ مُتَفَاعِلُنْ ذَکَرُوا الْاِسَا مُتَفَاعِلُنْ

ءَةَ اَکْثَرُوا الْ مُتَفَاعِلُنْ حَسَنَاتِ مُتَفَاعِلْ

''پانچوں بحر کامل ہے' اور اس کا وزن متفاعلن ہے چھ مرتبہ اس کی عروض تین ہیں اور ضربیں ۹ ہیں' پہلی عروض تامہ ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح تام ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: اور جبکہ میں نشہ سے ہوش میں آ گیا ہوں تو سخاوت میں کوتاہی نہ کروں گا جیسا کہ میری عمدہ عادات و خصائل اور فیاضی کو تو جانتی ہے۔

دوسری ضرب مقطوع ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: اور جب عورتوں نے تجھے چچا کہہ کر پکارا تو یہ ایک ایسی نسبت ہے جس نے تیری حقارت میں اور اضافہ کر دیا۔

تیسری ضرب میں حذف اور اضمار ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: رامہ اور عاقل کے درمیان کے گھروں کا کون ضامن ہے جو تباہ ہو گئے اور ان کی نشانیوں کو بارش نے بدل دیا۔

دوسری عروض میں حذف ہوا ہے' اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح حذاء ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: یہ دو مقامات ہیں جو ختم ہو گئے اور ان کے نشانات کو تیز بارش اور سخت طوفان نے مٹا دیا۔

دوسری ضرب میں حذف اور اضمار ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: تو شیر سے زیادہ بہادر ہے جب کہ لڑائی کی آواز لگائی جائے اور خطرناک مقامات میں خوب گھسنے والا ہے۔

تیسری عروض مجزوء صحیحہ ہے اس کی چار ضربیں ہیں۔ پہلی ضرب مجزء ہے جس میں ترفیل ہوئی ہو اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: اور تو ان جنگجوؤں سے پہلے میری طرف آیا تو لڑائی کے وقت سے پیچھے ہو کر کیوں ہٹ گیا؟

دوسری ضرب مجزو ہے جس میں تذییل ہوئی ہو اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: قبر کا ٹھکانہ ایسی جگہ ہوگا جہاں ہوائیں ہمیشہ رخ بدلتی رہیں گی۔

تیسری ضرب عروض کی طرح مجزوء صحیحہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: جب تو حاجتمند ہو جائے تو لالچی نہ بن بلکہ کپڑے پہن کر زینت اختیار کر۔

چوتھی ضرب مجزو ہے جس میں قطع ہوا ہو اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: اور جب انہوں نے برائی کا ذکر کیا تو انہوں نے اچھائیاں زیادہ کیں۔

التوضیح

پانچویں بحر کا نام بحر کامل ہے جس کا وزن ایک مصرعے میں تین مرتبہ "متفاعلن" ہے۔

تام کی تعریف:

بیت تام اس بیت کو کہتے ہیں جس کے اوزان بھی کامل ہوں اور جس کے عروض اور ضرب میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو۔

الدرس الرابع عشر

اَلسَّادِسُ اَلْهَزَجُ ، وَ اَجزَآؤُهُ مَفَاعِيلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ مَجزُوٌّ وُجُوبًا

وَ عُرُوضُهُ وَاحِدَةٌ صَحِيحَةٌ ، وَلَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَ بَيْتُهُ :۔

عَفَا مِنْ آ مَفَاعِيْلُنْ لِ لَيْلِی السَّهْ مَفَاعِيْلُنْ

بُ فَالْاِمْلَا مَفَاعِيْلُنْ جُ فَالْغَمْرُ مَفَاعِيْلُنْ

اَلثَّانِیْ مَحْذُوفٌ وَ بَيْتُهُ :۔

وَمَا ظَهْرِیْ مَفَاعِيْلُنْ لِبَاغِ الضَّیْ مَفَاعِيْلُنْ

مِ بِالظَّهْرِ الذْ مَفَاعِيْلُنْ ذَلُوْلٍ مَفَاعِیْ

''چھٹی بحر کا نام ہزج ہے' جس کا وزن یہ ہے ''مفاعیلن'' چھ مرتبہ اور یہ مجزو ہونا ضروری ہے۔ اور اس کی عروض صرف ایک ہے یعنی صحیحہ اور اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

ترجمہ: آل لیلیٰ کے مقامات سہب' املاح اور غمر مٹ گئے۔

دوسری ضرب محذوفہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

ترجمہ: مجھ پر ظلم کا ارادہ کرنے والوں کے لئے میں جھکا ہوا نہیں ہوں''۔

الدرس الخامس عشر

اَلسَّابِعُ اَلرَّجَزُ ، وَ اَجْزَاؤُهُ مُسْتَفْعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَ اَعَارِيْضُهُ اَرْبَعَةٌ ، وَ اَضْرُبُهُ خَمْسَةٌ : اَلْاُولٰی تَامَّةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَ بَيْتُهُ :۔

دَارٌ لِسَلْ مُسْتَفْعِلُنْ مٰی اِذْ سُلَیْ مُسْتَفْعِلُنْ مٰی جَارَةٌ مُسْتَفْعِلُنْ

قَفْرًا تُرٰی مُسْتَفْعِلُنْ آيَاتُهَا مُسْتَفْعِلُنْ مِثْلَ الزُّبُرْ مُسْتَفْعِلُنْ

اَلثَّانِیْ مَقْطُوعٌ وَ بَيْتُهُ :۔

اَلْقَلْبُ مِنْ مُسْتَفْعِلُنْ هَا مُسْتَرِیْ مُسْتَفْعِلُنْ حٌ سَالِمٌ مُسْتَفْعِلُنْ

وَالْقَلْبُ مِنْ مُسْتَفْعِلُنْ نِيْ جَاهِدٌ مُسْتَفْعِلُنْ مَجْهُوْدٌ مُسْتَفْعِلْ

اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِيْحَةٌ وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَ بَيْتُهٗ : ؎

قَدْ هَاجَ قَلْ مُسْتَفْعِلُنْ بِیْ مَنْزِلٌ مُسْتَفْعِلُنْ

مِنْ اُمِّ عَمْ مُسْتَفْعِلُنْ رٍ مُقْفِرٌ مُسْتَفْعِلُنْ

اَلثَّالِثَةُ مَشْطُوْرَةٌ ، وَ هِيَ الضَّرْبُ وَ بَيْتُهٗ : ؎

مَا هَاجَ اَحْ مُسْتَفْعِلُنْ زَانًا وَ شَجْ مُسْتَفْعِلُنْ وًا قَدْ شَجَا مُسْتَفْعِلُنْ

اَلرَّابِعَةُ مَنْهُوْكَةٌ ، وَهِيَ الضَّرْبُ وَ بَيْتُهٗ : ؎

يَا لَيْتَنِیْ مُسْتَفْعِلُنْ فِيْهَا جَذَعْ مُسْتَفْعِلُنْ

''ساتویں بحر رجز ہے' جس کا وزن چھ مرتبہ ''مستفعلن'' ہے' اس کی عروض چار ہیں' اور ضربیں پانچ ہیں۔ پہلی عروض تامہ ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: سلمٰی کا گھر جبکہ سلمٰی پڑوسن تھی خالی ہے' اب اس کی نشانیاں کتاب کے حرفوں کی مانند معلوم ہوتی ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: محبوبہ کا دل پر سکون ہے اور محبت کی مشقت سے محفوظ ہے جبکہ میرا دل محبت کی مشقت برداشت کر رہا ہے اور تکلیف میں ہے۔

دوسری عروض مجزوہ صحیحہ ہے اور اسکی ضرب بھی اسی کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: ام عمرو کے خالی گھر نے میرے دل میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔

تیسری عروض مشطورہ ہے اور یہی ضرب بھی ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: کس چیز نے غموں کا ہیجان پیدا کر دیا ہے۔

چوتھی عروض منہوکہ ہے اور یہی ضرب بھی ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: کاش! کہ میں اس وقت جوان ہوتا۔

التوضیح

ساتویں بحر کا نام رجز ہے جس کا وزن ایک مصرع میں تین مرتبہ "مستفعلن" ہے۔

مشطورہ کی تعریف:

وہ بیت جس میں سے اس کے نصف اوزان حذف کر دیئے جائیں مثلاً چھ کا نصف تین ہے لہذا جس شعر میں چھ اوزان کی جگہ تین اوزان استعمال ہوں وہ مشطورہ کہلائے گا۔

منہوکہ کی تعریف:

وہ بیت جس میں سے دو تہائی اوزان حذف کر دیئے جائیں مثلاً چھ کے دو تہائی چار بنتے ہیں لہذا جس شعر میں چھ کی جگہ دو اوزان استعمال ہوں وہ منہوکہ کہلائے گا۔

الدرس السادس عشر

اَلثَّامِنُ اَلرَّمَلُ ، وَ اَجزَ آؤُہٗ فاعِلاتُن ستَّ مَرَّاتٍ ، وَلَہٗ عُرُوضَانِ وَ سِتَّۃُ اَضرُبٍ: اَلاُولٰی مَحذُوفَۃٌ و اَضرُبہا ثلاثۃٌ اَلاَوَّلُ تَامٌ وَ بَیتُہٗ:

مِثلُ سَحقِ ال فَاعِلاتُن بُردِ عَفّٰی فَاعِلاتُن بَعدَکَ ال فَاعِلا

قَطرُ مَغنا فَاعِلاتُن ہاوَتاوِی فَاعِلاتُن بُ الشَّمالِ فَاعِلاتُن

اَلثَّانِی مقصُورٌ وَ بَیْتُہٗ : ؎

اَبلِغِ النُّعْ فَاعِلَاتُن مَانَ عَنِّیْ فَاعِلَاتُن مَالِکًا فَاعِلَا

اَنَّہٗ قَدْ فَاعِلَاتُن طَالَ حَبسِیْ فَاعِلَاتُن وَ انتِظَارُ فَاعِلَات

اَلثَّالِثُ مِثْلُھَا و بَیْتُہٗ : ؎

قَالَتِ الْخَنْ فَاعِلَاتُن سَآءُ لَمَّا فَاعِلَاتُن جِئْتُھَا فَاعِلَا

شَابَ بَعْدِیْ فَاعِلَاتُن رَاسُ ھٰذَا فَاعِلَاتُن وَ اشتَھَبْ فَاعِلَا

اَلثَّانِیَۃُ مَجْزُوَّۃٌ صَحِیْحَۃٌ ، وَ اَضْرُبُھَا ثَلَاثَۃٌ : اَلاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مُسَبَّغٌ وَ بَیْتُہٗ : ؎

یَا خَلِیْلَیْ فَاعِلَاتُن یَ اربَعَا وَسْ فَاعِلَاتُن

تَخْبِر اربْ فَاعِلَاتُن عَابِعُسفَانْ فَاعِلَاتَان

اَلثَّانِی مِثْلُھَا وَ بَیْتُہٗ : ؎

مُقْفِرَاتٌ فَاعِلَاتُن دَارِسَاتٌ فَاعِلَاتُن

مِثْلُ آیَا فَاعِلَاتُن تِ الزَّبُوْ رِ فَاعِلَاتُن

اَلثَّالِثُ مَجْزُوٌّ مَحْذُوفٌ وَ بَیْتُہٗ : ؎

مَالِمَا قَرْ فَاعِلَاتُن رَتْ بِہِ الْعَیْ فَاعِلَاتُن

نَانِ مِنْ ھَا فَاعِلَاتُن ذَا ثُمَنْ فَاعِلَا

''آٹھویں بحر کا نام رمل ہے' جس کا وزن چھ مرتبہ ''فاعلاتن'' ہے۔ اس کی دو عروض ہیں اور چھ ضربیں ہیں۔ پہلی عروض محذوفہ ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں' پہلی ضرب تام ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: تیرے بعد اس کے گھر کو بارش اور آندھیوں نے بوسیدہ چادر کی طرح مٹا دیا۔

دوسری ضرب مقصورہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: نعمان کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ میری قید اور انتظار لمبا ہو گیا۔

تیسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: جب میں خنساء کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میرے بعد اس شخص کا سر بوڑھا سا ہو گیا ہے اور سفیدی غالب آ گئی ہے۔

دوسری عروض مجزوہ صیحہ ہے، اس کی تین ضربیں ہیں، پہلی ضرب مجزو ہے جس میں تسبیغ ہوئی ہو اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: اے میرے دوستو ٹھہرو اور انتظار کرو اور مقام عسفان کے لوگوں کی خبر حاصل کرو۔

دوسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: گھر خالی اور تباہ حال ہیں جیسے کتاب کے مٹے ہوئے نشانات۔

تیسری ضرب مجزو محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: یہ وہ قیمت نہیں جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

الدرس السابع عشر

اَلتَّاسِعُ اَلسَّرِيعُ ، وَ اَجزَاؤُهُ : مُستَفعِلُن ، مُستَفعِلُن ، مَفعُولَاتُ مَـرَّتَيـنِ ، وَ اَعَـارِيضُـهُ اَربَعٌ ، وَ اَضرَبُهُ سِتَّةٌ : اَلاُولٰـی مَطوِيَّةٌ مَكشُوفَةٌ ، وَ اَضرُبُهَا ثَلَاثَةٌ ـ اَلاَوَّلُ مَطوِيٌّ مَوقُوفٌ وَ بَيتُهُ : ؎

اَزْمَانُ سَلْ مُسْتَفعِلُنْ مٰی لَا یَرٰی مُسْتَفْعِلُنْ مِثْلَهَا الرَّمَفْعُلَا

رَاءُ وْنَ فِیْ مُسْتَفعِلُنْ شَامٍ وَلَا مُسْتَفْعِلُنْ فِی عِرَاقٍ مَفْعُلَاتْ

اَلثَّانِیْ مِثْلُهَا وَ بَیْتُهٗ :

هَاجَ الْهَوٰی مُسْتَفْعِلُنْ رَسْمٌ بِذَا مُسْتَفْعِلُنْ تِ الْغَضَا مَفْعُلَا

مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَعْجِمٌ مُسْتَفْعِلُنْ مُحْوِلٌ مَفْعُلَا

اَلثَّالِثُ اَصْلَمُ وَ بَیْتُهٗ : ۔

قَالَتْ وَ لَمْ مُسْتَفْعِلُنْ تَقْصِدْ لِقِیْ مُسْتَفْعِلُنْ لِ الْخِنَا مَفْعُلَا

سَهْلًا لَقَدْ مُسْتَفْعِلُنْ اَبْلَغْتَ اَسْ مُسْتَفْعِلُنْ مَاعِیْ مَفْعُوْ

اَلثَّانِیَةُ مَخْبُوْلَةٌ مَکْسُوْفَةٌ ، وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

اَلنَّشْرُ مِسْ مُسْتَفْعِلُنْ کٌ وَالْوُجُوْ مُسْتَفْعِلُنْ هُ دَنَا فَعُلَا

نِیْرٌ وَاَطْ مُسْتَفْعِلُنْ رَافُ الْاَکُفْ مُسْتَفْعِلُنْ فِ عَنَمْ فَعُلَا

اَلثَّالِثَةُ مَوْقُوْفَةٌ مَشْطُوْرَةٌ ، وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

یَنْضَحِن فِیْ مُسْتَفْعِلُنْ حَافَاتِهَا مُسْتَفْعِلُنْ بِالْاَبْوَالْ مَفْعُوْلَاتْ

اَلرَّابِعَةُ مَکْسُوْفَةٌ مَشْطُوْرَةٌ ، وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

یَا صَاحِبَیْ مُسْتَفْعِلُنْ رَحْلِیْ اَقِلْ مُسْتَفْعِلُنْ لَاعَذْلِیْ مَفْعُوْلَا

''نویں بحر کا نام سریع ہے' جس کا وزن **مستفعلن، مستفعلن، مفعولات** دو مرتبہ ہے۔ اس کی عروض چار ہیں' اور ضربیں چھ ہیں' پہلی عروض میں طی اور کسف ہوا ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں۔ پہلی ضرب میں طی اور وقف ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: سلمٰی کے ساتھ گزرے ہوئے زمانوں کے مزے دیکھنے والوں نے یہ مزے نہ شام میں دیکھے نہ عراق میں۔

دوسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: محبوب کے بوسیدہ گھر گئے اور کئی سال پرانے نشانات نے مقام ذات الغضاء میں عشق کو بھڑکایا۔

تیسری ضرب میں صلم ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمۃ: اس نے کہا ٹھہر جاؤ حالانکہ اس نے فحش کلام کا
ارادہ نہیں کیا تھا بلاشبہ تو نے میرے کانوں تک اپنا
پیغام پہنچا دیا۔

دوسری عروض میں خبل اور کشف ہوا ہے اور اس کی ضرب بھی اس کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمۃ: ان عورتوں کی خوشبو مشک کی طرح ہے اور چہرے
دیناروں کی طرح روشن ہیں اور انگلیاں عنم نامی
پودے کی طرح سرخ ہیں۔

تیسری عروض میں وقف ہوا ہے اور وہ مشطورہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمۃ: وہ عورتیں اس کے اطراف میں پیشاب چھڑکتی
ہیں۔

چوتھی عروض مکسوفہ مشطورہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمۃ: اے میرے کجاوہ کے ساتھیوں میری ملامت کم
کرو''۔

الدرس الثامن عشر

اَلْعَاشِرُ الْمُنْسَرِحُ ، وَاَجزَآؤُهٗ : مُسْتَفْعِلُنْ ، مَفْعُوْلَاتُ ، مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَيْنِ . وَ اَعَارِيْضُهٗ ثَلَاثَةٌ كَاَضْرُبِهٖ ، اَلْاُوْلٰى صَحِيْحَةٌ ، وَ ضَرْبُهَا مَطْوِيٌّ ، وَ بَيْتُهٗ : ؎

اِنَّ ابنَ زَیْ مُستَفعِلُن دِلا زَالَ مَفعُولَاتُ مُستعمِلًا مُستَفعِلُن

لِلْخَیرِیُف مُستَفعِلُن شِیْ فِی مِصرِ مَفعُولَاتُ ہِ العُرُفَا مُستعِلُن

اَلثَّانِیَۃُ موقُوفَۃٌ مَنھُوکَۃٌ ، وَ ضَربُھَا مِثلُھَا ، وَ بیتُہٗ : ۔

صَبرًا بَنِی مُسْتَفْعِلُن عَبْدِ الدَّار مَفعُولَات

اَلثَّالِثَۃُ مَکسُوفَۃٌ مَنھُوکَۃٌ ، وَ ضَربُھَا مِثلُھَا ، وَ بیتُہٗ :

وَیلُ امِّ سَعْ مُستَفْعِلُن دِسَعْدًا مَفْعُولَا

''دسویں بحر کا نام منسرح ہے جس کا وزن مستفعلن ، مفعولات ، مستفعلن دو مرتبہ ہے۔ اس کی عروض تین ہیں جیسے ضربیں تین ہیں۔ پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی ضرب میں طی ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: بلاشبہ ابن زید ہمیشہ بھلائی کرنے والا ہے اور اپنے شہر میں اچھائی پھیلانے والا ہے۔

دوسری عروض موقوفہ منہوکہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: بنو عبدالدار صبر کرو۔

تیسری عروض مکشوفہ منہوکہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

ترجمہ: ام سعد پر سعد کی وجہ سے ہلاکت ہو۔

الدرس التاسع عشر

اَلحَادِیْ عَشَرَ اَلخَفِیفُ ، وَاَجزَآؤُہٗ : فَاعِلَاتُن ، مُستَفعِ لُن ، فَاعِلَاتُن مَرَّتَینِ ، وَ اَعَارِیضُہٗ ثَلَاثَۃٌ ، وَ اَضرُبُہٗ خَمسَۃٌ . اَلاُولٰی

صَحِیْحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَ بَیْتُهٗ : ۔

حَلَّ اَهْلِیْ فَاعِلَاتُنْ مَا بَیْنَ دَرْ مُسْتَفْعِ لُنْ نَیْ فَبَادَوْ فَاعِلَاتُنْ

لَیْ وَحَلَّتْ فَاعِلَاتُنْ عُلْوِیَّةٌ مُسْتَفْعِ لُنْ بِالسِّخَالِ فَاعِلَاتُنْ

وَ یَلْحَقُهُ التَّشْعِیْثُ جَوَازًا ، وَ هُوَ تَغْیِیْرُ فَاعِلَاتُنْ لِزِنَةِ مَفْعُوْلُنْ ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

لَیْسَ مَنْ مَا فَاعِلَاتُنْ تَ فَاسْتَرَا مُتَفْعِ لُنْ حَ بِمَیْتٍ فِعِلَاتُنْ

اِنَّمَا الْمَیْ فَاعِلَاتُنْ تُ مَیِّتُ الْ مُتَفْعِ لُنْ اَحْیَاءِ مَفْعُوْلُنْ

اِنَّمَا الْمَیْ فَاعِلَاتُنْ تُ مَنْ یَعِیْ مُتَفْعِ لُنْ شُ کَئِیْبًا فَعِلَا تُنْ ۔

کَاسِفًا بَا فَاعِلَاتُنْ لَهٗ قَلِیْ مُتَفْعِ لُنْ لُ الرَّجَاءِ فاعلاتن

اَلثَّانِیْ مَحْذُوْفٌ وَ بَیْتُهٗ : ۔

لَیْتَ شِعْرِیْ فَاعِلَاتُنْ هَلْ ثُمَّ هَلْ مُسْتَفْعِ لُنْ آتِیَنْهُمْ فَاعِلَاتُنْ

اَمْ یَحُوْلَنْ فَاعِلَاتُنْ مِنْ دُوْنِ ذَا مُسْتَفْعِ لُنْ وَالرَّدٰی فَاعِلَا

اَلثَّانِیَةُ مَحْذُوْفَةٌ وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

اِنْ قَدَرْنَا فَاعِلَاتُنْ یَوْمًا عَلٰی مُسْتَفْعِ لُنْ عَامِرٍ فَاعِلَا

نَنْتَصِفُ مِنْ فَاعِلَاتُنْ هُ اَوْ نَدَعْ مُسْتَفْعِ لُنْ هُ لَکُمْ فَعِلَا

اَلثَّالِثَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِیْحَةٌ ، وَلَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

لَیْتَ شِعْرِیْ فَاعِلَاتُنْ مَاذَا تَرٰی مُسْتَفْعِ لُنْ

اُمُّ عَمْرٍو فَاعِلَاتُنْ فِیْ اَمْرِنَا مُسْتَفْعِ لُنْ

اَلثَّانِیْ مَجْزُوٌّ مَخْبُوْنٌ مَقْصُوْرٌ ، وَ بَیْتُهٗ : ۔

کُلُّ خَطْبٍ فَاعِلَاتُنْ اِنْ لَّمْ تَکُوْ مُسْتَفْعِ لُنْ

نُوْا غَضِبْتُمْ فَاعِلَاتُنْ یَسِیْرٌ مُتَفْعِلْ

”گیارہویں بحر کا نام خفیف ہے جس کا وزن ”فاعلاتن ، مستفع لن ،

فاعلاتن'' دو مرتبہ ہے۔اس کی تین عروض ہیں' اور اس کی ضربیں پانچ ہیں: پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: میرے گھر والے درنی اور بادولی مقامات کے درمیان ٹھہرے اور محبوبہ سخال میں اونچی جگہ ٹھہری۔

اور اس میں تشعیث کرنا جائز ہے یعنی ''فاعلاتن'' کے وزن کو ''مفعولن'' سے تبدیل کر دینا اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: جو شخص مر گیا اور دنیا کی تکالیف سے آرام پا گیا وہ مردہ نہیں ہے بلاشبہ مردہ تو وہ ہے جو زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ حالت میں ہے۔

؎ بلاشبہ حقیقی مردہ وہ ہے جو غمی اور برے حال میں زندہ رہے اور اس کی امیدیں کم ہوں۔

دوسری ضرب محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا پہلے میرا جانا ان تک ہوگا یا اس سے پہلے ہلاکت حائل ہو جائے گی۔

دوسری عروض محذوفہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: اگر ہم کسی دن بنو عامر پر قادر ہوئے تو ان سے پورا حق لیں گے یا اسے تمہارے لئے چھوڑ دیں گے۔

تیسری عروض مجزوء صحیحہ ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ ام عمرو نے ہمارے معاملہ میں کیا سوچا۔

دوسری ضرب مجز ومخبون مقصور ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: اگر تم غصہ نہ کرو تو ہر مشکل کام آسان ہو۔

الدرس العشرون

اَلثَّانِی عَشَرَ : اَلْمُضَارِعُ ، وَ اَجزَآؤُهٗ : مَفَاعِیلُن ، فَاعِ لَاتُن ، مَفَاعِیلُن مَرَّتَینِ. مَجزُوٌّ وُجُوبًا ، وَ عُرُوضُهٗ ، وَاحِدَةٌ صَحِیحَةٌ ، وَ ضَربُهَا مِثلُهَا ، وَ بَیتُهٗ : ۔

دَعَانِی اِیْ مَفَاعِیلُن لِیْ سُعَادٰی فَاعِ لَاتُن

دَوَاعِی هَا مَفَاعِیلُن وِیْ سُعَادٰی فَاعِ لَاتُن

اَلثَّالِثُ عَشَرَ : اَلْمُقتَضَبُ ، وَ اَجزَآؤُهٗ : مَفعُولَاتُ ، مُستَفعِلُن ، مُستَفعِلُن مَرَّتَینِ ، مَجزُوٌّ وُجُوبًا ، وَ عُرُوضُهٗ وَاحِدَةٌ مَطوِیَّةٌ ، وَ ضَربُهَا مِثلُهَا ، وَ بَیتُهٗ : ۔

اَقبَلَت فَ مَفعُلَاتُ لَاحَ لَهَا مُستَعِلُن

عَارِضَانِ مَفعُلَات کَالسَّبَجِ مُستَعِلُن

اَلرَّابِعُ عَشَرَ : اَلْمُجتَثُّ ، وَاَجزَاؤُهٗ : مُستَفعِ لُن ، فَاعِلَاتُن ، فَاعِلَاتُن مَرَّتَینِ ، مَجزُوٌّ وُجُوبًا ، وَ عُرُوضُهٗ وَاحِدَةٌ صَحِیحَةٌ ، وَ ضَربُهَا مِثلُهَا ، وَ بَیتُهٗ : ۔

اَلبَطنُ مِن مُستَفعِ لُن هَا خَمِیصٌ فَاعِلَاتُن

اَلوَجهُ مِث مُستَفعِ لُن لُ الهِلَالِ فَاعِلَاتُن

و یلحقهُ التَّشعِیثُ ، وَ بَیتُهٗ : ۔

لِمْ لَا يَعِیْ مُسْتَفْعِ لُنْ مَا اَقُوْلُ فَاعِلَاتُنْ
ذَا السَّيِّدَالُ مُسْتَفْعِ لُنْ مَا مُوْلُ مَفْعُوْلُنْ

''بارہویں بحر کا نام مضارع ہے' جس کا وزن ''**مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن**'' دومرتبہ ہے لیکن اس کا مجزوہونا ضروری ہے' اور اس کی عروض ایک ہی ہے یعنی صحیحہ اور ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: سعدی کی محبت کی طرف بلانے والے اسباب نے مجھے سعدی کی محبت کی طرف بلا لیا۔

تیرہویں بحر کا نام مقتضب ہے' جس کا وزن ''**مفعولات' مستفعلن' مستفعلن**'' دومرتبہ ہے اور اس کا بھی مجزوہونا ضروری ہے' اس کی عروض ایک ہے جس میں طی ہوا ہو اور ضرب بھی یہی ہے' اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: محبوبہ سامنے آئی تو اس کے بالوں کی لٹیں لال دھاگے کی طرح (یعنی سنہری بال) اس کے چہرہ پر آگئے۔

چودہویں بحر کا نام مجتث ہے' جس کا وزن ''**مستفع لن، فاعلاتن، فاعلاتن**'' دومرتبہ ہے' اور یہ بھی مجزوہونا ضروری ہے' اس کی عروض ایک ہے یعنی صحیحہ اور ضرب بھی یہی ہے' اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: محبوبہ کا پیٹ کمر سے لگا ہوا اور اس کا چہرہ چاند جیسا ہے۔

اور اس میں بھی تشعیث ہوسکتی ہے' اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: کیا بات ہے کہ میں جو بات کر رہا ہوں تو وہ بزرگ جن سے احسان کی امید ہے اس کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے''۔

الدرس الحادی و عشرون

اَلْخَامِسُ عَشَرَ : اَلْمُتَقَارِبُ ' وَ اَجزَآؤُهٗ : فَعُوْلُنْ ثَمَانَ مَرَّاتٍ ، وَلَهٗ عُرُوْضَانِ وَ سِتَّةُ اَضْرُبٍ : اَلْاُوْلٰی صَحِیْحَةٌ ، وَ اَضْرُبُهَا اَرْبَعَةٌ اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا. وَ بَیْتُهٗ :۔

فَاَمَّا فَعُوْلُنْ تَمِیْمٌ فَعُوْلُنْ تَمِیْمُ ب فَعُوْلُنْ نُ مُرٍّ فَعُوْلُنْ

فَاَلْفَا فَعُوْلُنْ هُمُ الْقَوْفَعُوْلُنْ مُ رَوْبٰی فَعُوْلُنْ نِیَامًا فَعُوْلُنْ

اَلثَّانِیْ مَقْصُوْرٌ وَ بَیْتُهٗ :۔

وَ یَاْوِیْ فَعُوْلُنْ اِلٰی نِسْ فَعُوْلُنْ وَةِ بَافَعُوْلُنْ ئِسَاتٍ فَعُوْلُنْ

وَ شُعْثٍ فَعُوْلُنْ مَرَاضِیْ فَعُوْلُنْ عَ مِثْلَ السْ فَعُوْلُنْ سَعَالْ فَعُوْلْ

اَلثَّالِثُ مَحْذُوْفٌ وَ بَیْتُهٗ :۔

وَ اَرْوِیْ فَعُوْلُنْ مِنَ الشِّعْ فَعُوْلُنْ رِ شِعْرًا فَعُوْلُنْ عَوِیْصًا فَعُوْلُنْ

یُنَسِّی الرْ فَعُوْلُنْ رُوَاةَ الْ فَعُوْلُنْ لَذِیْ قَدْ فَعُوْلُنْ رَوَ وْافَعُوْ

اَلرَّابِعُ اَبْتَرُ وَ بَیْتُهٗ :۔

خَلِیْلَیَّ فَعُوْلُنْ یَ عُوْجَا فَعُوْلُنْ عَلٰی رَسْ فَعُوْلُنْ مِ دَارٍ فَعُوْلُنْ

خَلَتْ مِنْ فَعُوْلُنْ سُلَیْمٰی فَعُوْلُنْ وَ مِنْ مَیْ فَعُوْلُنْ یَهْ فَعْ

اَلثَّانِیَةُ مَجْزُوَّةٌ مَحْذُوْفَةٌ ، وَلَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَ بَیْتُهٗ :۔

اَمِنْ دِمْ فَعُوْلُنْ نَةٍ اَق فَعُوْلُنْ فَرَتْ فَعُوْ

لِسَلْمٰی فَعُوْلُنْ بِذَاتِ الْ فَعُوْلُنْ غَضٰی فَعُوْ

اَلثَّانِیْ مَجْزُوٌّ اَبْتَرُ وَ بَیْتُهٗ :۔

تَعَفَّفْ فَعُوْلُنْ وَ لَا تَبْ فَعُوْلُنْ تَئِسْ فَعُوْ

فَمَایُقْ فَعُوْلُنْ ضَ یَاْتِیْ فَعُوْلُنْ کَافَا

''پندرہویں بحر کا نام متقارب ہے' جس کا وزن ''فعولن'' آٹھ مرتبہ ہے' اس کی دو عروض ہیں' اور چھ ضربیں ہیں: پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی ضربیں چار ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر

یہ ہے: ؎

ترجمہ: قبیلہ تمیم بن مر پر قوم نے ڈاکہ ڈالا تو انہیں گہری نیند سویا ہوا پایا۔

دوسری ضرب میں قصر ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: وہ ایسی عورتوں کے پاس جاتا ہے جو فقیر' پراگندہ بال دودھ پلانے والی بدبودار چڑیلوں کی طرح ہیں۔

تیسری ضرب محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: میں ایسے مشکل شعر نقل کرتا ہوں کہ دوسرے ناقلین شعر جب اسے سنتے ہیں تو وہ شعر انہیں ان کے نقل شدہ شعر بھلا دیتا ہے۔

چوتھی ضرب ابتر ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: اے میرے دوستو! ان گھروں کی علامات کی طرف توجہ کرو جو سلمیٰ اور میہ محبوبہ سے خالی ہو گئے۔

دوسری عروض مجزوء محذوفہ ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں' پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: کیا مقام ذات غضا پر سلمیٰ محبوبہ کے خالی گھروں کی وجہ سے کھڑے ہوں گے؟

دوسری ضرب مجزو ابتر ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: ہر برے کام سے بچ اور غم نہ کر جو تیرے لئے فیصلہ کر دیا گیا وہ آ کر رہے گا۔

الدرس الثانی و عشرون

اَلسَّادِسُ عَشَرَ : اَلْمُتَدَارِكُ ، وَ اَجزآؤُهٗ فَاعِلُنْ ثَمَانَ مَرَّاتٍ ، وَلَهٗ عُرُوْضَانِ وَ اَرْبَعَةُ اَضرُبٍ. اَلْاُوْلٰى تَامَّةٌ وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَ بَيْتُهٗ : ۔

جَاءَ نَا فَاعِلُنْ عَامِرٌ فَاعِلُنْ سَالِمًا فَاعِلُنْ صَالِحًا فَاعِلُنْ
بَعْدَ مَا فَاعِلُنْ كَانَ مَا فَاعِلُنْ كَانَ مِنْ فَاعِلُنْ عَامِرٍ فَاعِلُنْ

اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِيْحَةٌ وَ اَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ ، اَلاَوَّلُ مَجزُوٌّ مَخْبُوْنٌ مُرَفَّلٌ وَ بَيْتُهٗ : ۔

دَارُ سَلْ فَاعِلُنْ مٰى بِشَحْ فَاعِلُنْ رِعُمَان فَعِلَانُ
قَدْ كَسَا فَاعِلُنْ هَا الْبِلٰى اَلْ فَاعِلُنْ مَلَوَانِ فَعِلَانُ

اَلثَّانِىْ مَجزُوٌّ مُذَالٌ وَ بَيْتُهٗ : ۔

هٰذِهٖ فَاعِلُنْ دَارُهُمْ فَاعِلُنْ اَقْفَرَتْ فَاعِلُنْ
اَمْ زَبُوْ فَاعِلُنْ رٌمَحَتْ فَاعِلُنْ هَا الدُّهُوْرُ فَاعِلَانُ

اَلثَّالِثُ مِثْلُهَا وَ بَيْتُهٗ : ۔

قِفْ عَلٰى فَاعِلُنْ دَارِهِمْ فَاعِلُنْ وَابْكِيَنْ فَاعِلُنْ
بَيْنَ اَطْ فَاعِلُنْ لَالِهَا فَاعِلُنْ وَالدِّمَنْ فَاعِلُنْ

وَالْخَبْنُ حَسَنٌ وَ بَيْتُهٗ : ۔

كُرَةٌ فَعِلُنْ طُرِحَتْ فَعِلُنْ بِصَوَا فَعِلُنْ لِجَةٍ فَعِلُنْ
فَتَلَقْ فَعِلُنْ قَفَهَا فَعِلُنْ رَجُلٌ فَعِلُنْ رَجُلٌ فَعِلُنْ

وَالْقَطْعُ فِىْ حَشْوِهٖ جَائِزٌ وَ بَيْتُهٗ : ۔

مَـالِـيَ فَـاعِلُ مَـالٌ فَـاعِلُ اِلَّا فَاعِلُ دِرْهَمُ فَاعِلُ
اَوبَرُ فَاعِلُ ذَوْنِيَ فَاعِلُ ذَاكَ الُ فَاعِلُ اَدْهَمُ فَاعِلُ

وقد اجتمعا فِي قَوْلِهِ :

زُمَّتْ فَاعِلُ اِبِلٌ فَعِلُنْ لِلْبَيْ فَاعِلُ نِ ضُحًى فَعِلُنْ
فِيْ غَوْ فَاعِلُ رِتِهَا فَعِلُنْ مَهْ قَدْ فَعِلُنْ سلكُوا فَعِلُن

''سولہویں بحر کا نام متدارک ہے' جس کا وزن آٹھ مرتبہ ''فاعلن'' ہے۔ اس کی دو عروض ہیں اور چار ضربیں ہیں' پہلی عروض تامہ ہے اور ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: عامر ہمارے پاس صحیح دل و نیت سے آیا بعد اس کے کہ جو کینہ عامر کی طرف سے تھا۔

دوسری عروض مجزوء صحیحہ ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں۔ پہلی ضرب مجزوء ہے' جس میں خبن اور ترفیل ہوئی ہو اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: سلمٰی کا گھر عمان کے ساحل پر ہے اسے دن رات کے گزرنے نے تباہی کا لباس پہنا دیا ہے۔

تنبیہ: اس شعر میں ''رعمان'' عروض اور ''ملوان'' ضرب دونوں مخبون مرفل ہیں' عروض کو ضرب سے ملانے کے لئے ضرب میں تعلیل کی گئی ہے اسے ترصیع کہتے ہیں۔

دوسری ضرب مجزوء ہے جس میں تذییل ہوئی ہو اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: یہ ان کا گھر ہے جو خالی ہو گیا یا تحریر ہے جسے زمانہ نے مٹا دیا ہے۔

تیسری ضرب عروض کی طرح صحیحہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

ترجمہ: تباہ شدہ گھروں کے کھنڈرات اور دمن مقام کے

درمیان کھڑا ہو کر آنسو بہا۔

اور ہر مصرع میں خبن کرنا اچھا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: گیند کو مڑے ہوئے سرے والی لکڑی کے ذریعہ ڈال دیا گیا تو ایک ایک آدمی اسے لے رہا ہے۔

اور حشو میں قطع کرنا جائز ہے اور اس کا شعر یہ ہے: ؎

ترجمہ: میرے پاس مال نہیں ہے سوائے درہم اور ترکی سیاہ گھوڑے گے۔

اور کبھی یہ دونوں جمع ہو جاتے ہیں: ؎

ترجمہ: چاشت کے وقت مکہ کے نشیب میں اونٹوں کو روانگی کے لئے باندھا گیا تھا لیکن اب وہ جا چکے ہیں''۔

التوضیح

قوله والخبن حسن ... الخ اس عبارت میں مصنفؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ شعر کے ہر مصرعے میں خبن کرنا یعنی جزو ثانی ساکن کو حذف کرنا شعر کو حسین بناتا ہے اور اچھا ہے اور حشو میں قطع کرنا جائز ہے یعنی عروض اور ضرب سے پہلے کے اوزان میں قطع کرنا جائز ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعر میں خبن بھی ہوتا ہے اور حشو میں قطع بھی ہوتا ہے۔

الحمد للہ! باب ثانی مکمل ہوا۔

اب خاتمہ میں ابیات کے القاب وغیرہ کا بیان ہے، پھر علم ثانی کا بیان ہوگا۔

الدرس الثالث وعشرون

اَلْخَاتِمَةُ فِیْ اَلْقَابِ الْاَبْیَاتِ وَ غَیْرِهَا

خاتمہ ابیات کے القاب وغیرہ کے بیان میں

اَلتَّامُّ مَا اسْتَوْفیٰ اَجْزَاءُ دَائِرَتِهٖ مِنْ عُرُوْضٍ وَ ضَرْبٍ بِلَا نَقْصٍ کَاَوَّلِ الْکَامِلِ وَالرَّجَزِ ، وَالْوَافِیْ فِیْ عُرْفِهِمْ مَا اسْتَوْفَاهَا مِنْهُمَا بِنَقْصٍ کَالطَّوِیْلِ ، وَالْمَجْزُوُّ مَا ذَهَبَ جُزْءَآ عُرُوْضِهٖ وَ ضَرْبِهٖ ، وَالْمَشْطُوْرُ مَا ذَهَبَ نِصْفُهٗ ، وَالْمَنْهُوْكُ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ ، وَالْمُصَمَّتُ مَا خَالَفَتْ عُرُوْضُهٗ ضَرْبَهٗ فِی الرَّوِیِّ کَقَوْلِهٖ :

تام وہ ہے جس کے دائرے کے اجزاء پورے ہوں یعنی عروض اور ضرب بغیر نقص کے جیسے بحر کامل اور رجز کا اوّل' بیت وافی شعراء کے عرف میں وہ ہے جس کے اجزاء عروض اور ضرب میں پورے ہوں کچھ کمی کے ساتھ جیسے بحر طویل اور بیت مجزو وہ ہے جس کے عروض اور ضرب کا ایک ایک جزو ختم ہو جائے' اور بیت مشطورہ وہ ہے جس کا نصف ختم ہو جائے' اور بیت منہوک وہ ہے جس کے دو تہائی ختم ہو جائی' اور بیت مصمت وہ ہے جس کی عروض حرف روی میں ضرب کے مخالف ہو جیسے شاعر کا قول:

① ۔ اَإِنْ تَوَسَّمْتَ مِنْ خَرْقَاءَ مَنْزِلَةً
مَاءُ الصَّبَابَةِ مِنْ عَیْنَیْكَ مَسْجُوْمُ

وَالْمُصَرَّعُ مَا غُیِّرَتْ عُرُوْضُهٗ لِلْاِلْحَاقِ بِضَرْبِهٖ بِزِیَادَةٍ کَقَوْلِهٖ :

اور مصرع وہ ہے جس کی عروض میں تبدیلی بصورت زیادتی کی جائے

تاکہ اس کو ضرب کے ساتھ ملا دیا جائے جیسے شاعر کا یہ قول:

❷ ۔ قِفَانَبكِ مِنْ ذِكْرىٰ حَبِيْبٍ وَ عِرْفَانٖ
وَ رَبْعٍ خَلَتْ آيَاتُهُ مُنْذُ اَزْمَانٖ

❸ ۔ اَتَتْ حِجَجٌ بَعْدِیْ عَلَيْهَا فَاَصْبَحَتْ
كَخَطٍّ زَبُوْرٍ فِیْ مَصَاحِفِ رُهْبَانٖ

اَوْ نَقْصٍ كَقَوْلِهٖ:

یا کمی کی صورت میں ہو جیسے شاعر کا قول:

❹ ۔ اَجَارَتَنَا اِنَّ الْخُطُوْبَ تَنُوْبُ
وَ اِنِّیْ مُقِيْمٌ مَا اَقَامَ عَسِيْبُ

❺ ۔ اَجَارَتَنَا اِنَّا مُقِيْمَانِ هٰهُنَا
وَ كُلُّ غَرِيْبٍ لِلْغَرِيْبِ نَسِيْبُ

وَالْمُقَفّٰى كُلُّ عُرُوْضٍ وَ ضَرْبٍ تَسَاوَيَا بِلَا تَغْيِيْرٍ كَقَوْلِهٖ:

اور مقفّٰی ہر وہ عروض اور ضرب جو باہم مساوی ہوں بغیر کسی تبدیلی کے جیسے شاعر کا یہ قول:

❻ ۔ قِفَانَبْكِ مِنْ ذِكْرىٰ حَبِيْبٍ وَمَنْزِلٖ
بِسِقْطِ اللِّوٰى بَيْنَ الدَّخُوْلِ فَحَوْمَلٖ

التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ نے ابیات کے آٹھ نام اور ان کی تعریفات ذکر کی ہیں چنانچہ ہم بھی اس کو بالتفصیل ذکر کرتے ہیں:

❶ **بیت تام:**

وہ بیت جس کے اوزان بھی کامل ہوں اور جس کے عروض اور ضرب

میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو جیسے الدرس الثالث عشر میں بحر کامل کی پہلی عروض تامہ ہے اور ضرب بھی، اسی طرح الدرس الخامس عشر میں بحر رجز کا پہلا بیت تام ہے۔

2 بیت وافی:

وہ بیت جس کے اوزان تو کامل ہوں لیکن اس کے عروض اور ضرب میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو جیسے الدرس التاسع میں بحر طویل کی عروض مقبوضہ ہے۔

3 بیت مجزو:

وہ بیت جس کے ہر مصرع میں سے ایک ایک وزن کو حذف کر دیا جائے۔

4 بیت مشطور:

وہ بیت جس کے نصف اوزان کو حذف کر دیا جائے۔

5 بیت منہوک:

وہ بیت جس کے دو تہائی اوزان کو حذف کر دیا جائے۔

6 بیت مصمت:

وہ بیت جس کی عروض اور ضرب حرف روی میں ایک دوسرے کے مخالف ہو۔

حرف روی:

شعر کے آخری لفظ کو حرف روی کہتے ہیں۔

جیسے پہلے شعر میں پہلے مصرع کا حرف روی ت اور دوسرے مصرع کا م ہے اور ایک دوسرے کے مخالف ہے۔

7 بیت مصرع:

وہ بیت جس کے عروض میں بصورت زیادتی تبدیلی کی جائے تاکہ اس

کوضرب کے ساتھ ملا دیا جائے جیسے دوسرا اور تیسرا شعر جو کہ بحر طویل میں سے ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ بحر طویل کی عروض مقبوضہ ہوتی ہے اور یہاں ''وعرفان'' بروزن مفاعیلن عروض ہے اور ''ذازمان'' بروزن مفاعیلن ضرب ہے' ضرب کے ساتھ ملانے کے لئے عروض میں بھی قبض نہیں کی گئی جیسا کہ تیسرے شعر کی عروض مقبوضہ ہے۔

یا وہ بیت جس کے عروض میں بصورت کمی تبدیلی کی جائے جیسے چوتھا اور پانچواں شعر' جو کہ بحر طویل میں سے ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ بحر طویل کے عروض میں حذف نہیں ہوتا جبکہ یہاں ''تنوب'' اور ''عسیب'' بروزن ''مفاعی'' محذوف ہیں۔ تصریع کی وجہ سے یہ کمی اور زیادتی کی گئی ہے۔

8 بیت مقفٰی:

وہ بیت جس کے عروض اور ضرب میں تساوی ہو اور حرف روی میں بھی کوئی تبدیلی نہ کی جائے جیسے چھٹے شعر میں واضح ہے۔

الدرس الرابع وعشرون

وَالْعُرُوْضُ مُؤَنَّثَةٌ وَهُوَ آخِرُ الْمِصْرَاعِ الْاَوَّلِ وَ غَايَتُهَا فِي الْبَحْرِ اَرْبَعٌ كَـالرَّجَزِ ، وَمَجْمُوْعُهَا اَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُوْنَ ، وَالضَّرْبُ مُذَكَّرٌ وَ هُـوَ آخِـرُ الْمِصْرَاعِ الثَّانِيْ وَ غَايَتُهَا فِي الْبَحْرِ تِسْعَةٌ كَالْكَامِلِ وَ مَجْـمُـوْعُـهٗ ثَلَاثَةٌ وَ سِتُّوْنَ ، وَالْاِبْتِدَاءُ كُلُّ جُزْءٍ اَوَّلِ بَيْتٍ اُعِلَّ بِعِلَّةٍ مُمْتَنِعَةٍ فِيْ حَشْوِهٖ كَالْخَرْمِ ، وَالْاِعْتِمَادُ كُلُّ جُزْءٍ حَشْوِيٍّ زُوْحِفَ بِزِحَافٍ غَيْرِ مُخْتَصٍّ بِهٖ كَالْخَبْنِ ، وَالْفَصْلُ كُلُّ عُرُوْضٍ مُخَـالِفَةٍ لِلْحَشْوِ صِحَّةً وَاعْتِلَالًا ، وَالْغَايَةُ فِي الضَّرْبِ كَالْفَصْلِ

فِی الْعُرُوْضِ ، وَالْمَوْفُوْرُ کُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الْخَرْمِ مَعَ جَوَازِہٖ فِیْہِ ، وَالسَّالِمُ کُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الزِّحَافِ مَعَ جَوَازِہٖ فِیْہِ ، وَالصَّحِیْحُ کُلُّ جُزْءٍ لِعُرُوْضٍ وَضَرْبٍ سَلِمَ مِمَّا لَا یَقَعُ حَشْوًا کَالْقَصْرِ وَالتَّذْیِیْلِ ، وَالْمُعَرّٰی کُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنْ عِلَلِ الزِّیَادَۃِ مَعَ جَوَازِھَا فِیْہِ کَالتَّذْیِیْلِ.

''اور عروض مؤنث ہے اور وہ پہلے مصرع کے آخر کو کہتے ہیں اور ایک بحر میں زیادہ سے زیادہ چار عروض ہو سکتی ہیں جیسے رجز' اور کل عروض ۳۴ ہیں' اور ضرب مذکر ہے اور وہ دوسرے مصرع کے آخر کو کہتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ایک بحر میں ۹ ضربیں ہو سکتی ہیں جیسے کامل' اور کل ضربیں ۶۳ ہیں اور ابتداء اوّل بیت کے ہر اس جزو کو کہتے ہیں جس میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو اور وہ حشو میں نہ ہو سکے جیسے خرم' اور اعتماد ہر وہ جزو حشوی ہے جس میں کوئی ایسی تبدیلی ہو جو اس کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے خبن اور فصل ہر وہ عروض جو حشو کے مخالف ہو صحت اور علت کے اعتبار سے' اور غایت' ضرب میں ایسے ہے جیسے فصل عروض میں۔ اور موفور ہر وہ جزء جو خرم سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں خرم جائز ہو۔ اور سالم ہر وہ جزو ہے جو زحاف سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں زحاف جائز ہو' اور صحیح عروض اور ضرب کا ہر وہ جزو جو محفوظ ہو اس سے جو حشو میں واقع نہ ہو سکے جیسے قصر اور تذییل' اور معری ہر وہ جزو ہے جو زیادتی کی علت سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں وہ جائز ہو جیسے تذییل''۔

التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ بحور سے متعلق چند مفید باتیں اور اصطلاحات

ذکر فرما رہے ہیں چنانچہ فرمایا کہ عروض کا لفظ مؤنث ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی طرف ضمیر تانیث سے اشارہ کیا گیا ہے اور مصرع اوّل کے آخری وزن کو عروض کہتے ہیں' اور کسی بھی بحر میں زیادہ سے زیادہ چار عروض ہوسکتی ہیں جیسے بحر رجز میں چار عروض ہیں' کل بحریں سولہ ہیں جن میں ۳۴ عروض مجموعی طور پر بیان ہوئی ہیں' اور ضرب کا لفظ مذکر ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی طرف مذکر کی ضمیر سے اشارہ کیا گیا ہے اور مصرع ثانی کے آخری وزن کو ضرب کہتے ہیں اور کسی بھی بحر میں زیادہ سے زیادہ ۹ ضربیں ہوسکتی ہیں' یوں سولہ بحروں میں کل ۶۳ ضربیں ہیں۔

ابتداء:

شعر کے پہلے مصرع کے ہر اس جزو کو کہتے ہیں جس میں کوئی ایسی تبدیلی ہوئی ہو جو حشو میں نہ ہو سکے جیسے خرم۔

خرم:

مصرع اوّل کے لفظ اوّل میں استعمال ہونے والے وتد مجموع کے پہلے حرف کو حذف کرنا خرم کہلاتا ہے جیسے ''فعولن'' سے ف کو حذف کرنا۔

اعتماد:

عروض اور ضرب سے پہلے کے وہ اجزاء جن میں کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوئی ہو جس اس کے ساتھ خاص ہو جیسے خبن کہ یہ عروض اور ضرب میں بھی ہو سکتا ہے۔

فصل:

ہر وہ عروض جو صحت اور علت کے اعتبار سے حشو کے مخالف ہو یعنی اگر

عروض میں تبدیلی ہوئی ہو تو حشو میں نہ ہو سکے۔ **و بالعکس:**

غایت:

اس کا مقام ضرب میں وہی ہے جو مقام فصل کا عروض میں ہے۔

موفور:

ہر وہ جزء شعر جو زحاف سے محفوظ ہو' حالانکہ اس میں زحاف کرنا جائز ہو۔

سالم:

ہر وہ جزو جو زحاف سے محفوظ ہو' حالانکہ اس میں زحاف کرنا جائز ہو۔

صحیح:

عروض اور ضرب کا وہ جزو جو محفوظ ہو ایسی چیزوں سے جو حشو میں نہ ہو سکیں جیسے قصر اور تذییل جو حشو میں نہیں ہو سکتے۔

معریٰ:

ہر وہ جزو جو علت بصورت زیادتی سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں ایسا کرنا جائز ہے' جیسے تذییل۔

قدتم بحمد الله و فضله العلم الاول ویلیه العلم الثانی فها.

الدرس الخامس و عشرون

اَلعِلْمُ الثَّانِیْ فِیْهِ خَمْسَةُ اَقْسَامٍ
دوسرا علم' اس میں کل پانچ اقسام ہیں

اَلاَوَّلُ اَلْقَافِیَةُ : وَهِیَ مِنْ آخِرِ الْبَیْتِ اِلٰی اَوَّلِ مُتَحَرِّكٍ قَبْلَ

سَاكِنٍ بَيْنَهُمَا ، وَ قَدْ تَكُوْنُ بَعْضَ كَلِمَةٍ ، وَ بَيْتُهُ : ۔

بحث اوّل: قافیہ: اور وہ بیت کے آخر سے ہوتا ہے ساکن سے پہلے متحرک تک ان دونوں کے درمیان، کبھی یہ کلمے کے ایک جزو میں ہوتا اور اس کا شعر یہ ہے: ۔

❶ وُقُوْفًا بِهَا صَحْبِيْ عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ
يَقُوْلُوْنَ لَا تَهْلِكْ اَسًى وَ تَحَمَّلِ

هِيَ مِنَ الْحَاءِ اِلَى الْيَآءِ. وَ كَلِمَةً كَقَوْلِهِ : ۔

قافیہ حاء سے یاء تک ہے، اور کبھی ایک کلمہ میں ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول: ۔

❷ فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَيْنِ مِنِّيْ صَبَابَةً
عَلَى النَّحْرِ حَتّٰى بَلَّ دَمْعِيَ مَحْمِلِيْ

وَكَلِمَةً وَ بَعْضَ اُخْرٰى كَقَوْلِهِ : ❸ وَبَارِحٌ تَرِبٌ.

اور کبھی ایک کلمہ اور دوسرے کلمے کے جزو میں ہوتا ہے جیسے شاعر کا قول: ''وبارح ترب''۔

هِيَ مِنَ الْحَاءِ اِلَى الْوَاوِ وَ كَلِمَتَيْنِ كَقَوْلِهِ : ۔

قافیہ حاء سے واؤ تک ہے، اور کبھی دو کلموں میں ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول: ۔

❹ مِكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا
كَجُلْمُوْدِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

هِيَ مِنْ مِنْ اِلَى الْيَآءِ.

قافیہ ''من سے ''یا'' تک ہے۔

التوضیح

علم ثانی یعنی علم القوافی پانچ ابحاث پر مشتمل ہے۔

1. قافیہ کی تعریف۔
2. قافیہ کے حروف۔
3. قافیہ کی حرکات۔
4. قافیہ کی اقسام۔
5. قافیہ کی خامیاں اور عیوب۔

البحث الاوّل

قافیہ کی تعریف:

مصرعہ ثانی کے آخری وزن میں پائے جانے والے ساکن سے پہلے کے متحرک حرف سے قافیہ شروع ہوتا ہے۔ گویا دو ساکنوں کے درمیان کچھ متحرک حروف ہوں گے اور ساکن اوّل سے ماقبل بھی متحرک حرف ہوگا اسی کو ''قافیہ'' کہتے ہیں۔

1. کبھی قافیہ کلمہ کے ایک جزو میں ہوتا ہے پورے کلمے میں نہیں ہوتا۔ جیسے پہلے شعر میں آخری وزن **تَحَمَّل** ہے جو اصل میں **تَحَمْمَلِ** تھا۔ اس میں پہلا ساکن میم اوّل ہے اور اس سے ماقبل ح متحرک ہے لہٰذا قافیہ ''حمل'' ہوا جو حاء سے شروع ہو کری تک ہے جو ل کے نیچے کھڑی زیر سے پیدا ہوا ہے۔
2. اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قافیہ پورے کلمے میں ہوتا ہے جیسے دوسرے شعر میں ''مجملی'' قافیہ ہے اور یہ پورا کلمہ ہے۔
3. کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قافیہ ایک پورے کلمے اور دوسرے کلمے کے ایک جزو

میں ہوتا ہے جیسے ۳ نمبر پر ''رباح ترب'' قافیہ ہے جو ''ح'' میں ن ساکن سے قبل ح سے شروع ہو کر ب کی واؤ تک ہے جو ب کے الٹا پیش سے پیدا ہوا ہے۔

4 اور کبھی قافیہ دو کلموں میں ہوتا ہے جیسے چوتھے شعر میں ''من عل'' قافیہ ہے اور ''من'' ایک کلمہ ہے اور ''عل'' دوسرا کلمہ ہے۔

سوال:

''من'' حرف ہے اور قانون ہے کہ ایک حرف دوسرے حرف پر داخل نہیں ہوسکتا' جبکہ مصنفؒ نے "هي من من" میں حرف من کو حرف من پر داخل کیا ہے؟

جواب:

پہلا ''من'' حرف ہے اور دوسرا ''من'' بتاویل لفظ اسم ہے یعنی "هي من لفظة من" اور حرف کے اسم پر داخل ہونے میں کوئی اشکال اور استبعاد نہیں۔

الدرس السادس و عشرون

اَلثَّانِيْ حُرُوْفُهَا سِتَّةٌ : اَوَّلُهَا الرَّوِيُّ ، وَهُوَ حَرْفٌ بُنِيَتْ عَلَيْهِ الْقَصِيْدَةُ وَ نُسِبَتْ اِلَيْهِ. ثَانِيْهَا الْوَصْلُ ، وَهُوَ حَرْفُ لِيْنٍ نَاشِئٌ عَنْ اِشْبَاعِ حَرَكَةِ الرَّوِيِّ ، اَوْهَاءٍ تَلِيْهِ ، فَالْاَلِفُ كَقَوْلِهٖ :

بحث ثانی: قافیہ کے حروف چھ ہیں: 1 روی' وہ حرف جس پر قصیدے کی بنیاد ہو اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہو۔ 2 وصل' وہ حرف لین جو روی کی حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہو۔ یا وہ ہاء جو اس کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ پس الف کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

1 **اَقِلِّـي الـلَّـوْمَ عَـاذِلَ وَالْـعِتَـابَـا**

وَالْوَاوُ بَعْدَ ضَمَّةٍ كَقَوْلِهٖ :

اور واوَ بعد ضمہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

٢ سُقِيْتِ الْغَيْثَ اَيَّتُهَا الْخِيَامُوْ

وَالْيَآءُ بَعْدَ كَسْرَةٍ كَقَوْلِهٖ :

اور یاء بعد کسرہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

٣ كَمَا ذَلَّتِ الصَّفْوَآءُ بِالْمُتَنَزِّلِىْ

وَالْهَاءُ تَكُوْنُ سَاكِنَةً كَقَوْلِهٖ :

اور ہاء ساکنہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

٤ فَمَا ذِلْتُ اَبْكِىْ حَوْلَهْ وَ اُخَاطِبُهْ

وَ مُتَحَرِّكَةً مَفْتُوْحَةً كَقَوْلِهٖ :

اور ہاء متحرکہ مفتوحہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

٥ يُوْشِكُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِيَّتِهٖ
فِىْ بَعْضِ غِرَّاتِهٖ يُوَافِقُهَا

وَمَضْمُوْمَةً كَقَوْلِهٖ :

اور ہاء مضمومہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

٦ فَيَالَائِمِىْ دَعْنِىْ اُغَالِىْ بِقِيْمَتِىْ
فَقِيْمَةُ كُلِّ النَّاسِ مَا يُحْسِنُوْنَهُوْ

وَ مَكْسُوْرَةً كَقَوْلِهٖ :

اور ہاء مکسورہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

٧ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِىْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِىْ

التوضیح

اس عبارت میں قافیہ سے متعلق دوسری بحث بیان کی گئی ہے کہ قافیہ کے حروف کے چھ نام ہیں: ❶ روی۔ ❷ وصل۔ ❸ خروج۔ ❹ ردف۔ ❺ تاسیس۔ ❻ دخیل۔ عبارت ہذا میں پہلے دو حروف سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

❶ روی:

وہ حرف جس پر پورے قصیدے کی بنیاد ہو اور پورے قصیدے کی نسبت اسی حرف کی طرف ہو رہی ہو اس کو حرف روی کہتے ہیں۔

❷ وصل:

روی کی حرکت کو کھینچنے سے جو حرف پیدا ہوتا ہے اس کو ''وصل'' کہتے ہیں اسی طرح اگر ھا حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو اسے بھی ''وصل'' کہتے ہیں۔

اب آپ غور فرمائیں! کہ حرکتیں تین ہیں: ضمہ، فتحہ، کسرہ۔ تو ان کو کھینچنے سے تین حروف ہی بن سکتے ہیں، زیادہ نہیں۔ سو فتحہ کو کھینچنے سے الف بنتا ہے جیسے پہلا شعر، اور ضمہ کو کھینچنے سے واؤ بنتا ہے جیسے دوسرا شعر، اور کسرہ کو کھینچنے سے یاء بنتی ہے جیسے تیسرا شعر تو اس کو وصل کہیں گے۔

اسی طرح ھاء کی کل چار حالتیں ہیں:

❶ وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے، ساکن ہو جیسے چوتھا شعر۔

❷ وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے، متحرکہ مفتوحہ ہو، جیسے پانچواں شعر۔

❸ وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے، مضمومہ ہو، جیسے چھٹا شعر۔

❹ وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے، مکسورہ ہو، جیسے ساتواں شعر

گویا وصل کی کل ۷ حالتیں ہو سکتی ہیں۔

الدرس السابع و عشرون

ثَالِثُهَا الْخُرُوْجُ : وَهُوَ حَرْفٌ نَاشِئٌ عَنْ حَرَكَةِ هَآءِ الْوَصْلِ ، وَ يَكُوْنُ اَلِفًا كَيُوَافِقُهَا ، وَ وَاوًا كَيُحْسِنُوْنَهُوْ ، وَيَآءً كَنَعْلِهِيْ. رَابِعُهَا الرِّدْفُ : وَهُوَ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ الرَّوِيِّ ، فَالْاَلِفُ كَقَوْلِهِ : اَلَاعِمْ صَبَاحًا اَيُّهَا الطَّلَلُ الْبَالِيْ.

③ خروج: وہ حرف جو ہاء وصل کی حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہو' کبھی وہ الف ہوگا جیسے "یوافقھا" یا واؤ ہوگا جیسے "یحسنونھو" یا وہ یاء ہوگا جیسے "نعلھی"۔ ④ ردف: روی سے پہلے کے حرف مدہ کو کہتے ہیں۔ پس الف جیسے شاعر کا یہ قول: اَلَاعِمْ صَبَاحًا اَيُّهَا الطَّلَلُ الْبَالِيْ.

وَالْيَآءُ كَقَوْلِهِ : بُعَيْدَ الشَّبَابِ عَصْرَ حَانَ مَشِيْبُوْ.

اور یاء جیسے شاعر کا قول: بُعَيْدُ الشَّبَابِ عَصْرَ حَانَ مَشِيْبُوْ.

وَالْوَاوُ كَسُرْحُوْبُوْ. خَامِسُهَا التَّأْسِيْسُ ، وَهُوَ اَلِفٌ بَيْنَهُ ، وَ بَيْنَ الرَّوِيِّ حَرْفٌ ، وَ يَكُوْنُ مِنْ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ كَقَوْلِهِ :

اور واؤ جیسے "سرحوبو"۔ ⑤ تاسیس: وہ الف کہ اس کے اور حرف روی کے درمیان کوئی حرف ہو۔ کبھی وہ حرف کلمہ روی میں سے ہوگا جیسے شاعر کا یہ قول:

ـ وَلَيْسَ عَلَى الْاَيَّامِ وَالدَّهْرِ سَالِمُوْ

وَمِنْ غَيْرِهَا اِنْ كَانَ الرَّوِيُّ ضَمِيْرًا كَقَوْلِهِ :

اور کبھی نہیں ہوگا جبکہ حرف روی ضمیر ہو' جیسے شاعر کا یہ قول:

ـ اَلَا لَا تَلُوْمَانِيْ كَفَى اللَّوْمُ مَابِيَا

فَمَا لَكُمَا فِي اللَّوْمِ خَيْرٌ وَ لَالِيَا

- اَلَمْ تَعْلَمَا اَنَّ المَلامَةَ نَفْعُهَا
قَلِيلٌ وَمَا لَوْمِىْ اَخِىْ مِنْ سِمَاتِيَا

اَوْ بَعْضِهَا كَقَوْلِهٖ:

یا بعض کلمہ میں ہوگا جیسے شاعر کا یہ قول:

- فَاِنْ شِئْتُمَا اَلْقَحْتُمَا اَوْ نُتِجْتُمَا
وَ اِنْ شِئْتُمَا مِثْلًا بِمِثْلٍ كَمَا هُمَا

- وَ اِنْ كَانَ عَقْلًا فَاُعْقِلَا لِاَخِيْكُمَا
بَنَاتِ مَخَاضٍ وَالْفِصَالَ الْمَقَادِمَا

سَادِسُهَا الدَّخِيْلُ: وَهُوَ حَرْفٌ مُتَحَرِّكٌ بَعْدَ التَّاسِيْسِ كَلَامِ سَالِمْ.

⑦ دخیل: حرف تاسیس کے بعد کے متحرک حرف کو کہتے ہیں جیسے ''سالم'' کا لام۔

التوضيح

عبارت ہذا میں بقیہ۴ حروف قافیہ بیان کئے گئے ہیں۔

① خروج:

ھاء وصل (اس کی تعریف اور توضیح گذشتہ درس میں گزر چکی ہے) کی حرکت کو کھینچنے سے جو حرف پیدا ہو اس کو ''خروج'' کہتے ہیں۔ اور آپ اس سے قبل بھی پڑھ چکے ہیں کہ حرکتیں تین ہیں فتحہ' ضمہ' کسرہ تو ھاء وصل کی ان تین حرکتوں کو کھینچنے سے علی الترتیب الف' واؤ اور یا بنیں گے جیسا کہ اس کی مثالیں عرض کی گئیں تو اس کو خروج کہتے ہیں۔

④ ردف:

حرف روی سے پہلے کے حرف مدہ کو ردف کہتے ہیں' اور اس کی بھی

یہی تین حالتیں ہیں۔

❺ تاسیس:

وہ الف کہ اس الف اور حرف روی کے درمیان کوئی اور حرف ہو' اس کی تین صورتیں ہیں۔

① وہ حرف کلمہ روی کامل میں داخل ہوگا جیسے ''سالمو'' کلمہ روی مکمل ہے اور الف اور حرف روی کے درمیان ل ہے۔

② اگر حرف روی ضمیر ہوتو پھر وہ حرف اس کلمہ میں نہیں ہوگا بلکہ اس سے ما قبل کلمہ میں ہوگا جیسے ''لی'' ضمیر ہے۔ اور لا کا الف اس سے ما قبل دوسرے کلمہ میں ہے اور ''لی'' کو ''لیا'' حرکت کھینچنے کی وجہ سے پڑھا جا رہا ہے۔ ایسے ہی ''سماتی'' کو بھی سمجھ لیجئے کہ ''تی'' ضمیر ہے اور الف ''سما'' میں ہے۔

③ یا وہ حرف کلمہ روی کے ایک حصہ میں ہوگا جیسے ''ماھما'' کہ اس میں ''ما'' اور ''ھما'' دونوں سے مل کر قافیہ بنے گا اور ما کا الف کلمہ روی کے ایک حصہ میں ہے۔

❻ دخیل:

حرف تاسیس (الف تاسیس) کے بعد کے متحرک حرف کو دخیل کہتے ہیں۔
جیسے ''سالم'' میں الف تاسیس کے بعد والا حرف لام ہے اس کو دخیل کہیں گے۔

روی مطلق:

جس کے کھینچنے سے حرکت واؤ' الف اور یا بن جائے۔

روی مقید:

جہاں حرف روی ساکن ہو۔

الدرس الثامن و عشرون

اَلثَّالِثُ حَرَکَاتُهَا سِتٌّ : اَوَّلُهَا الْمَجْرٰی وَهُوَ حَرَکَةُ الرَّوِیِّ الْمُطْلَقِ. ثَانِیْهَا : اَلنَّفَاذُ ، وَهُوَ حَرَکَةُ هَآءِ الْوَصْلِ کَیُوَافِقُهَا وَ یُحْسِنُوْنَهُوْ وَ نَعْلِهِیْ. ثَالِثُهَا : اَلْحَذْوُ ، وَهُوَ حَرَکَةُ مَا قَبْلَ الرِّدْفِ کَحَرَکَةِ بَآءِ الْبَالِیْ ، وَ شِیْنِ مَشِیْبٍ ، وَحَآءِ سُرْحُوْبٍ. رَابِعُهَا : اَلْاِشْبَاعُ ، وَهُوَ حَرَکَةُ الدَّخِیْلِ ، کَکَسْرَةِ لَامِ سَالِمٍ ، وَ ضَمَّةِ فَاءِ التَّدَافُعِ ، وَ فَتْحَةِ وَاوِ تَطَاوَلِیْ. خَامِسُهَا : اَلرَّسُّ ، وَهُوَ حَرَکَةُ مَا قَبْلَ التَّاسِیْسِ کَفَتْحَةِ سِیْنِ سَالِمٍ. سَادِسُهَا : اَلتَّوْجِیْهُ ، وَهُوَ حَرَکَةُ مَا قَبْلَ الرَّوِیِّ الْمُقَیَّدِ کَقَوْلِهٖ :

حَتّٰی اِذَا جَنَّ الظَّلَامُ وَاخْتَلَطْ
جَآءُوْا بِمَذْقٍ هَلْ رَاَیْتَ الذِّئْبَ قَطْ

بحث ثالث : قافیہ کی حرکات چھ ہیں۔ ❶ مجریٰ : روی مطلق کی حرکت کو کہتے ہیں (وتعریفہ کمامر)۔ ❷ نفاذ : ہاء وصل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے "یوافقها ، یحسنونهو ، نعلهی"۔ ❸ حذو : ماقبل ردف کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے "بالی" کی باء کی حرکت "مشیب" کی شین کی حرکت "سرحوب" کی حاء کی حرکت۔ ❹ اشباع : دخیل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے "سالم" کے لام کو کسرہ۔ "تدافع" کے فاء کا ضمہ اور "تطاولی" کے واؤ کا فتحہ۔ ❺ رس : تاسیس سے ماقبل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے "سالم" کے سین کا فتحہ۔ ❻ توجیہ : روی مقید سے ماقبل کی حرکت کو کہتے ہیں (وتعریفہ کمامر) جیسے شاعر کا یہ قول :

حَتّٰی اِذَا جَنَّ الظَّلَامُ وَاخْتَلَطْ
جَآءُوْا بِمَذْقٍ هَلْ رَاَیْتَ الذِّئْبَ قَطْ

ترجمہ: اس عبارت میں کوئی خفاء نہیں، ترجمہ سے بات سمجھ آ رہی ہے۔

الدرس التاسع و عشرون

اَلرَّابِعُ اَنْوَاعُهَا تِسْعٌ : سِتَّةٌ مُطْلَقَةٌ مُجَرَّدَةٌ مَوْصُوْلَةٌ بِاللِّيْنِ كَقَوْلِهٖ :

بحث رابع: قافیہ کی ۹ اقسام ہیں۔ چھ مطلقہ ہیں: ❶ مجردہ موصولہ باللین ۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۱ **حَمِدْتُ اِلٰهِیْ بَعْدَ عُرْوَةَ اِذْ نَجَا**
خِرَاشٌ وَ بَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضِ

وَ بِالْهَآءِ كَقَوْلِهٖ :

❷ مجرد موصولہ بالھاء۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۲ **اَلَا فَتًى لَاقَى الْعُلٰى بِهَمِّهٖ**

وَ مَرْدُوْفَةٌ بِاللِّيْنِ كَقَوْلِهٖ :

❸ مردوفہ باللین ۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۳ **اَلَا قَالَتْ بُثَيْنَةُ اِذْ رَاَتْنِیْ**
وَقَدْ لَا تَعْدِمُ الْحَسْنَآءُ ذَامَا

و بالهاء كقوله :

❹ مردوفہ بالھاء۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۴ **عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَ مُقَامُهَا**

وَ مُؤَسَّسَةٌ مَوْصُوْلَةٌ بِاللِّيْنِ كَقَوْلِهٖ :

❺ مؤسسہ موصولہ باللین ۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۵ **كِلِيْنِیْ لِهَمٍّ يَا اُمَيْمَةُ نَاصِبِ**
وَلَيْلٍ اُقَاسِيْهِ بَطِیْءِ الْكَوَاكِبِ

وَ بِالْهَآءِ كَقَوْلِهٖ :

❻ مؤسسہ موصولہ بالھاء۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۶ فِــي لَيْـلَةٍ لَا نَــرَى بِهَـــا أَحَـدًا
يَـحْـكِــي عَـلَـيْـنَـا إِلَّا كَـوَاكِـبُـهَـا

وَ ثَلَاثَةٌ مُقَيَّدَةٌ كَقَوْلِهٖ :

❼ اور تین قسمیں مقیدہ ہیں۔ 1 جیسے شاعر کا یہ قول:

۷ أَتَهْـجُــرُ غَــانِيَةٌ أَمْ تُـلِـمْ
أَمِ الْـحَـبْـلُ وَاهٍ بِهَـا مُـنْـجَـزِمْ

وَ مَرْدُوفَةٌ كَقَوْلِهٖ :

② مردوفہ مقیدہ جیسے شاعر کا یہ قول:

۸ كُـلُّ عَيْـشٍ صَـائِـرٌ لِـلـزَّوَالْ

وَ مُؤَسَّسَةٌ كَقَوْلِهٖ :

③ مؤسسہ مقیدہ جیسے شاعر کا یہ قول:

۹ وَغَــرَرْتَـنِــي وَ زَعَـمْــتَ أَنْ
نَكَ لَابِـنٌ فِـي الـصَّـيْـفِ تَـامِـرْ

التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ قافیہ کی اقسام بیان کر رہے ہیں۔

قبل ازیں آپ روی مطلق اور روی مقید کی تعریفات پڑھ آئے ہیں۔ اب یہ سمجھئے! کہ روی مطلق کی چھ قسمیں ہیں اور روی مقید کی ۳ قسمیں ہیں تو کل اقسام نو ہو گئیں۔

قبل اس کے کہ ہم اس کی تفصیلات بیان کریں، آپ کو مشورہ دیں گے

کہ ایک مرتبہ پھر گذشتہ ابحاث پر نظر ڈال لیں ورنہ یہ سمجھ میں نہیں آئے گا۔

روی مطلق کی اقسام

① مجردہ موصولہ باللین:

مجردہ سے مراد وہ بیت جو تاسیس وردف سے خالی ہو وصل کی تعریف گزر چکی تو اب مطلب یہ ہوا کہ وہ قافیہ جس کے حرف روی کی حرکت میں اشباع ہو لیکن وہ حرف تاسیس اور ردف سے خالی ہو جیسے پہلے شعر میں ''بعض'' قافیہ ہے جو الف تاسیس اور ردف سے خالی ہے۔

② مجردہ موصولہ بالھاء:

وہ قافیہ جس کے حرف روی کے ساتھ ہاء ملا ہوا ہو جیسے دوسرے شعر میں ''بهمه'' ہے۔

③ مردوفہ باللین:

قافیہ میں ردف ہو اور حرف روی' حرف لین کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے تیسرے شعر میں ''ذاما'' کہ اس میں م روی ہے اور ذا کا الف ردف ہے اور م حرف روی الف حرف لین کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

④ مردوفہ بالھاء:

قافیہ میں حرف ردف ہو اور روی ھاء کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے چوتھے شعر میں ''مقامها'' کہ اس میں م حرف روی ہے اور قا کا الف ردف ہے اور م حرف روی ہاء کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

⑤ مؤسسہ موصولہ باللین:

یعنی قافیہ میں تاسیس ہو اور حرف روی حرف لین سے متصل ہو جیسے

پانچویں شعر میں ''کواکب'' کہ اس میں وا کا الف تاسیس کا اور ب روی حرف لین سے متصل ہے۔

⑥ مؤسسہ موصولہ بالھاء:

یعنی قافیہ میں الف تاسیس ہو اور حرف روی ھاء سے متصل ہے۔ جیسے ''کواکبھا'' کہ اس میں وا کا الف تاسیس کا ہے اور ب حرف روی ھاء سے متصل ہے۔

روی مقید کی اقسام

① مجردہ مقیدہ:

حرف روی ساکن ہو اور الف تاسیس اور ردف سے خالی ہو۔ جیسے ساتویں شعر میں ''منجزم'' ہے کہ حرف روی م ساکن ہے اور الف تاسیس وردف نہیں۔

② مردوفہ مقیدہ:

حرف روی ساکن ہو اور اس سے قبل حرف مدہ ہو جیسے آٹھویں شعر میں للزوال ہے کہ ل حرف روی ہے اور اس سے پہلے الف حرف ردف ہے۔

③ مؤسسہ مقیدہ:

حرف روی ساکن ہو اور اس میں الف تاسیس ہو جیسے نویں شعر میں ''تامر'' ہے۔

الدرس الملحق للتاسع و عشرین

وَالْمُتَكَاوِسُ : كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهَا أَرْبَعُ حَرَكَاتٍ بَيْنَ سَاكِنَيْهَا كَقَوْلِهِ :

اور متکاوس ہر وہ قافیہ جس میں چار حرکتیں مسلسل آ جائیں دو ساکنوں کے درمیان جیسے شاعر کا یہ قول:

قَدْ جَبَرَ الدِّينَ الْإِلٰـهُ فَجُبِرْ

وَالْمُتَرَاكِبُ : كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهَا ثَلَاثُ حَرَكَاتٍ بَيْنَهُمَا كَقَوْلِهِ :

اور متراکب: ہر وہ قافیہ جس میں تین حرکتیں آ جائیں دو ساکنوں کے درمیان جیسے شاعر کا یہ قول:

أَخُبُّ فِيهَا وَأَضَعُ

وَالْمُتَدَارِكُ : كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ بَيْنَهُمَا حَرَكَتَانِ كَقَوْلِهِ :

اور متدارک: ہر وہ قافیہ جس میں دو حرکتیں مسلسل آ جائیں دو ساکنوں کے درمیان جیسے شاعر کا یہ قول:

تَسَلَّتْ عَمَايَاتُ الرِّجَالِ عَنِ الْهَوٰ

وَلَيْسَ فُؤَادِیْ عَنْ هَوَاهَا بِمُنْسَلِیْ

وَالْمُتَوَاتِرُ : كُلُّ قَافِيَةٍ بَيْنَ سَاكِنَيْهَا حَرَكَةٌ كَقَوْلِ الْخَنْسَآءِ :

اور متواتر: ہر وہ قافیہ کہ جس میں دو ساکنوں کے درمیان ایک متحرک آ جائے جیسے خنساء کا یہ قول:

يُذَكِّرُنِیْ طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَخْرًا

وَأَذْكُرُهُ بِكُلِّ مَغِيْبِ شَمْسٍ

وَالمُتَرَادِف : کُلُّ قَافِيَةٍ اجتمع ساکناها کقوله :

اورمترادف ہروہ قافیہ جس میں دو ساکن جمع ہو جائیں جیسے شاعر کا یہ قول:

هٰـذِهِ دَارُهُــمْ اَقْــفَــرَتْ

اَمْ زُبُــورٌ مَــحَتْهَــا الــدُّهُــوْرُ

تَنبِيهٌ : اَلْوَتَدُ الْمَجْمُوعُ إِذَا كَانَ آخِرَ جُزْءٍ جَازَطَيُّهُ ، كَالْبَسِيطِ وَالرَّجَزِ ، أَوْ خَزْلُـهُ كَالْكَامِلِ ، أَوْ خَبْنُهُ كَالرَّمَلِ وَالْخَفِيفِ وَالْخَبَبِ ، جَازَ اجْتِمَاعُ الْمُتَدَارِكِ وَالْمُتَرَاكِبِ ، أَوْ خَبْلُهُ كَالْبَسِيطِ وَالرَّجَزِ اِجْتَمَعَ الْمُتَكَاوِسُ مَعَ الْاَوَّلَيْنِ

تنبیہ: اگر وتد مجموع کسی وزن کے آخر میں ہوتو اس میں طی جائز ہے جیسے بسیط اور رجز' اور خزل بھی جائز ہے جیسے بحر کامل اور خبن بھی جائز ہے جیسے رمل' خفیف اور خبب' اور متدارک اور متراکب کا جمع ہونا جائز ہے اور خبل بھی جائز ہے جیسے بسیط اور رجز کا متکاوس پہلے دو کے ساتھ جمع ہوا ہے''۔

التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ نے قافیہ کی مزید پانچ اقسام باعتبار حرکات و سکنات کے بیان کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❶ **متکاوس**: جس قافیہ میں میں دو ساکنوں کے درمیان چار حرکتیں مسلسل آ جائیں۔

❷ **متراکب**: جس قافیہ میں میں دو ساکنوں کے درمیان تین حرکتیں مسلسل آ جائیں۔

❸ **متدارک**: جس قافیہ میں میں دو ساکنوں کے درمیان دو حرکتیں مسلسل آجائیں۔

❹ **متواتر**: جس قافیہ میں میں دو ساکنوں کے درمیان ایک حرکت مسلسل آجائے۔

❺ **مترادف**: جس قافیہ میں دو ساکن جمع ہو جائیں۔

فائدہ: اگر کسی وزن کے آخر میں وتد مجموع ہوتو بحور کے بدلنے سے اس میں مختلف تبدیلیاں جائز ہیں مثلاً بحر بسیط اور بحر رجز میں طی کرنا جائز ہے اور بحر کامل میں خزل کرنا جائز ہے' اور بحر بسیط اور رجز میں خبل بھی جائز ہے۔

نیز یہ کہ ایک ہی قافیہ میں متدارک اور متراکب کا اکٹھا ہونا جائز ہے اور اسی طرح متکاوس بھی متدارک اور متراکب کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے۔

الدرس الثلثون

اَلْخَامِسُ عُيُوْبُهَا : اَلْاِيطَآءُ ، اِعَادَةُ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ لَفظًا وَ مَعْنًى كَقَوْلِهٖ :

بحث خامس: قافیہ کے عیوب' ایطاء' کلمہ روی کا اعادہ لفظاً اور معنیً جیسے شاعر کا یہ قول:

اَوَاضِعُ الْبَيْتِ فِىْ خَرْسَآءَ مُظْلِمَةٍ
تُقَيِّدُ الْعِيْرَ لَا يَسْرِىْ بِهَا السَّارِىْ

لَا يُخْفَضُ الرِّزُّ فِىْ اَرْضٍ اَلَمَّ بِهَا
وَلَا يَضِلُّ عَلٰى مِصْبَاحِهٖ السَّارِىْ

وَالتَّضْمِيْنُ : تَعْلِيْقُ الْبَيْتِ بِمَا بَعْدَهٗ كَقَوْلِهٖ :

اور تضمین: بیت کا تعلق مابعد سے ہو جیسے شاعر کا یہ قول:

وَهُمْ وَرَدُوا الْجِفَارَ عَلٰی تَمِيْمٍ

وَهُمْ اَصْحَابُ يَوْمِ عُكَاظَ اِنِّیْ

شَهِدْتُّ لَهُمْ مَوَاطِنَ صَادِقَاتٍ

شَهِدتَ لَهُمْ بِحُسْنِ الظَّنِّ مِنِّیْ

وَالْاِقْوَآءُ : اِخْتِلَافُ الْمَجْرٰی بِكَسْرٍ وَضَمٍّ كَقَوْلِهٖ :

اقواء: مجریٰ کا اختلاف کسرہ اور ضمہ میں جیسے شاعر کا یہ قول:

لَابَأسَ بِالْقَوْمِ مِنْ طُوْلٍ وَمِنْ قِصَرٍ

جِسْمُ الْبِغَالِ وَاَحْلَامُ الْعَصَافِيْرِ

كَاَنَّهُمْ قَصَبٌ جُوْفٌ اَسَافِلُهٗ

مُثَقَّبٌ نَفَخَتْ فِيْهِ الْاَعَاصِيْرُ

وَالْاِصْرَافُ : اِخْتِلَافُ الْمَجْرٰی بِفَتْحٍ وَغَيْرِهٖ فَمَعَ الضَّمِّ كَقَوْلِهٖ :

اصراف: مجری کا اختلاف فتحہ اور غیر فتحہ میں پس ضمہ کے ساتھ جیسے شاعر کا یہ قول:

اَرَيْتَكَ اِنْ مَنَعْتَ كَلَامَ يَحْيٰى

اَتَمْنَعُنِیْ عَلٰی يَحْيٰى الْبُكَآءَ

فَفِیْ طَرْفِیْ عَلٰی يَحْيٰى سُهَارٌ

وَفِیْ قَلْبِیْ عَلٰی يَحْيٰى الْبَلَآءُ

وَالْفَتْحُ مَعَ الْكَسْرِ كَقَوْلِهٖ :

اور فتحہ، کسرہ کے ساتھ جیسے شاعر کا یہ قول:

اَلَمْ تَرَنِیْ رَدَدْتُّ عَلَی ابْنِ لَيْلٰی

مَنِيْحَتَهٗ فَعَجَّلْتُ الْاَدَآءَ

وَ قُلْتُ لِشَاتِهِ لَمَّا أَتَتْنَا

رَمَاكِ اللّٰهُ مِنْ شَاةٍ بِدَاءٍ

وَالْإِكْفَاءُ : اِخْتِلَافُ الرَّوِيِّ بِحُرُوفٍ مُتَقَارِبَةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ :

اکفاء: روی کا اختلاف قریب المخرج حروف کے ساتھ جیسے شاعر کا یہ قول:

بَنَاتُ وُطَّاءٌ عَلٰی خَدِّ اللَّيْلِ

لَا يَشْتَكِيْنَ عَمَلًا مَا أَنْقَيْنَ

وَالْإِجَازَةُ : اِخْتِلَافُهُ بِحُرُوْفٍ مُتَبَاعِدَةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ :

اجازة: بعید المخرج حروف کے ساتھ روی کا اختلاف جیسے شاعر کا یہ قول:

أَلَاهَلْ تَرٰى إِنْ لَمْ تَكُنْ أُمُّ مَالِكٍ

بِمِلْكِ يَدِيْ إِنَّ الْكَفَآءَ قَلِيْلُ

رَأَى مِنْ خَلِيْلَيْهِ جَفَاءً وَ غِلْظَةً

إِذَا قَامَ يَبْتَاعُ الْقَلُوْصَ ذَمِيْمُ

وَالسِّنَادُ : اِخْتِلَافُ مَا يُرَاعٰى قَبْلَ الرَّوِيِّ مِنَ الْحُرُوْفِ وَالْحَرَكَاتِ ، وَهُوَ خَمْسَةٌ.

سناد: روی سے پہلے حروف اور حرکات کی رعایت کا اختلاف' اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

سِنَادُ الرِّدْفِ وَهُوَ رِدْفُ أَحَدِ الْبَيْتَيْنِ دُوْنَ الآخَرِ كَقَوْلِهِ :

① سناد الردف: ایک بیت میں ردف ہو' دوسرے میں نہ ہو جیسے شاعر کا یہ قول:

إِذَا كُنْتَ فِيْ حَاجَةٍ مُرْسِلًا

فَأَرْسِلْ حَكِيْمًا وَلَا تُوْصِهِ

وَ اِن بَــابُ اَمــرٍ عَـلَیك التَــوٰی
فَشَــاوِرُ لَبِیبًــا وَلَا تَــعْــصِــهِ

وَ سِنَادُ التَّاسِیسِ : تَاسِیسُ احدِهِمَا دُوْنَ الآخرِ کَقَولِهٖ :

② سنادالتاسیس: ایک بیت میں الف تاسیس ہو دوسرے میں نہ ہو جیسے شاعر کا یہ قول:

یَــا دَارمَیَّةَ اسـلَمِــی ثُـمَّ اسـلَمِــیْ
فَـخِـنْـدَفُ هَـامَةُ هـذَا الـعَـالَـمِ

وَسِنَادُ الاِشبَاعِ : اِختِلَافُ حَرَکَةِ الدَّخِیلِ کَقَولِهٖ :

③ سنادالاشباع: دخیل کی حرکت کے اختلاف کو کہتے ہیں جیسے شاعر کا یہ قول:

وَهُــمْ طَـرَدُوا مِنهـا بَلِیًّـا فَـاصبَحَـتْ
بَـلِـیٌّ بِـوَادٍ مِــنْ تِهَــامَةَ غَــآئِـرِ
وَهُــمْ مَـنَـعُـوهَــا مِنْ قُـضَـاعَةَ کُلِّهَـا
وَمِــنْ مُـضَـرَ الْـحَـمْرَآءِ عِنْدَ التَّغَـاوُرِ

وَسِنَادُ الحَذْوِ : اِختِلَافُ حَرَکَةِ مَا قَبلَ الرِّدْفِ کَقَولِهٖ :

④ سنادالحذو: ماقبل ردف کی حرکت میں اختلاف کو کہتے ہیں جیسے شاعر کا یہ قول:

لَـقَـد اَلِـج الـخِـبَـآءَ عَـلَـی جَـوَارٍ
کَـــاَنَّ عُیُــونَهُــنَّ عُیُــونُ عِیــنٍ
کَـاَنِّــی بَیْـنَ خَــافِیَتَــی عُـقَـابٍ
تُـرِیْـدُ حَـمَــامَةً فِــی یَـومِ غَیْـنٍ

وَ سِنَادُ التَّوجِیهِ : اِختِلَافُ حَرَکَةِ مَا قَبلَ الرَّوِیِّ المُقَیَّدِ کَقَولِهٖ :

⑤ سناد التوجیہ: روی مقید سے ماقبل کی حرکت کے اختلاف کو کہتے ہیں جیسے شاعر کا یہ قول:

وَقَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِی الْمُخْتَرَقْ اَلَّفَ شَتّٰی لَیْسَ بِالرَّاعِی الْحَمِقْ
شَذَّابَةً عَنْهَا شَذَی الرُّبْعِ السَّحِقْ

وَهٰذَا آخِرُ مَا اَوْرَدْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْمُؤَلَّفِ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا.

اور یہ اختتام ہے جو ہم نے اس تصنیف میں جمع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان آل واصحاب پر اور سلامتی نازل فرمائے۔ آمین۔

التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ یہ بیان فرمارہے ہیں کہ وہ چیزیں جن کی وجہ سے قافیہ عیب دار ہو جاتا ہے اگرچہ شعر غلط نہیں ہوتا' تاہم اس کا حسن ختم ہو جاتا ہے' وہ ۷ عیوب ہیں' ان میں سے ساتویں کی پھر پانچ قسمیں ہیں' تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگر کلمہ روی دو شعروں میں لفظی اور معنوی طور پر ایک آ جائے تو اسے ''ایطاء'' کہتے ہیں' اور اگر ایک شعر کا تعلق اگلے شعر سے ہو مثلاً پہلا شعر شرط ہو اور دوسرا اجزاء تو اسے ''تضمین'' کہتے ہیں۔ اگر مجریٰ کی حرکت میں کسرہ اور ضمہ کا اختلاف ہو جائے مثلاً پہلے شعر میں کسرہ ہو اور دوسرے میں ضمہ تو اسے ''اقواء'' کہتے ہیں اور اگر فتحہ کا ضمہ کے ساتھ یا فتحہ کا کسرہ کے ساتھ اختلاف ہو تو اسے ''اصراف'' کہتے ہیں' اگر حرف روی دو شعروں میں قریب المخرج ہوں تو اسے ''اکفاء'' کہتے ہیں اور اگر بعید المخرج حروف ہوں تو اسے ''اجازۃ'' کہتے ہیں اور اگر حرف روی سے پہلے کے حروف اور حرکات میں

اختلاف ہو جائے تو اس کو ''سناد'' کہتے ہیں' اس کی پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں:

1. **سنادالردف:** ایک بیت میں ردف ہو' دوسرے میں نہ ہو۔
2. **سناد التأسیس:** ایک بیت میں الف تاسیس ہو دوسرے میں نہ ہو۔
3. **سناد الاشباع:** دخیل کی حرکت میں اختلاف ہو۔
4. **سناد الحذو:** ماقبل ردف کی حرکت میں اختلاف ہو۔
5. **سناد التوجیه:** روی مقید کے ماقبل کی حرکت میں اختلاف ہو۔

یہ کل بارہ عیوب ہوئے جن کی امثلہ تحت العبارۃ گزر چکیں اور قافیہ کا ان عیوب سے خالی ہونا ضروری ہے۔

الحمد للہ!
علم ثانی بھی تکمیل پذیر ہوا۔
اللہ رب العالمین اپنے فضل وکرم سے
شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

علم القوافی ایک نظر میں

- تعریف قافیہ
  - وھی من آخر البیت الی اوّل متحرك قبل ساکن بینھما
- حروف قافیہ
  - روی، وصل، خروج، ردف، تاسیس، دخیل
- حرکات قافیہ
  - مجری، نفاذ، حذو، اشباع، رس، توجیہ
- اقسام قافیہ
  - روی مطلق
    - مجردہ موصولہ باللین، مجردہ موصولہ بالھاء، مردوفہ باللین، مردوفہ بالھاء، مؤسسہ موصولہ باللین، مؤسسہ موصولہ بالھاء
  - روی مقید
    - مجردہ مقیدہ، مردوفہ مقیدہ، مؤسسہ مقیدہ
- عیوب قافیہ
  - ایطاء، تضمین، اقواء، اصراف، اکفاء، اجازۃ، سناد
    - سناد: سنادالردف، سنادالتاسیس، سنادالاشباع، سنادالحذو، سنادالتوجیہ

علم عروض ایک نظر میں

- مقدمہ
  - ساکن، متحرک، سبب خفیف، سبب ثقیل، وتد مجموع، وتد مفروق، فاصلہ صغریٰ، فاصلہ کبریٰ
- دو ابواب
  - الباب الاول
    - زحاف
      - مفرد: خبن، اضمار، وقص، طی، قبض، عصب، عقل، کف
      - مرکب: خبل، خزل، شکل، نقص
    - علت
      - بصورت زیادتی: ترفیل، تذییل، تسبیغ
      - بصورت کمی: حذف، قطف، قطع، بتر، قصر، حذذ، صلم، وقف، کشف
  - الباب الثانی
    - الطویل
      - عروض ۱: مقبوضہ
        - صحیحہ، مقبوضہ، محذوفہ
      - ضروب ۳
    - المدید
      - عروض ۳
        - صحیح: ضرب بھی
        - محذوف: مقصور، محذوف، ابتر
        - محذوف مخبون: محذوف مخبون، ابتر
      - ضروب ۶
    - البسیط
      - عروض ۳
        - مخبونہ: مخبونہ، مقطوعہ
        - مجزوہ صحیحہ: مجزوہ مذال، مجزوہ صحیحہ، مجزوہ مقطوعہ
        - مجزوہ مقطوعہ: ضرب بھی۔
      - ضروب ۶
    - الوافر
      - عروض ۲
        - مقطوفہ: ضرب بھی
        - مجزوہ صحیحہ
          - مجزوہ صحیحہ
          - مجزوہ معصوب: تامہ، مقطوعہ، احذ مضمر
      - ضروب ۳
    - الکامل
      - عروض ۳
        - تامہ
        - حذاء
        - مجزوہ صحیحہ: مجزوہ مرفل، مذال، صحیحہ، مقطوعہ
      - ضروب ۹
    - الہزج
      - عروض ۱: صحیحہ
        - صحیحہ، محذوفہ
      - ضروب ۲
- خاتمہ